صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 22 فروری 2012ء بمطابق 29 ربیع الاوّل 1433 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَO ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO مَـٰلِكِ يَوۡمِ ٱلدِّينِO إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُO ٱهۡدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَO صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡO غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ۔

(ترجمہ): سب تعریفیں اللہ ہی کو لایق ہیں جو مربّی ہیں ہر ہر عالم کے۔ جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ جو مالک ہیں روزِ جزا کے۔ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواست اعانت کی کرتے ہیں۔ بتلا دیجیئے ہم کو رستہ سیدھا۔ رستہ اُن لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے۔ نہ (رستہ) ان لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا اور نہ ان لوگوں کا جو (رستہ سے) گم ہو گئے۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِيم۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔آج یورپین یونین کی طرف سے کچھ معزز مہمانان آئے ہیں، I welcome Hewa Aternasowa and her delegation on behalf of all my Members of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa.

(Applause)

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : نور سحر بی بی، محترمہ نور سحر صاحبہ۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سر، یہ-----

جناب سپیکر: سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: سوال نمبر120۔

جناب سپیکر: جی۔

* 120 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے مخصوص کوٹے سے مختلف پلاٹس الاٹ کئے ہیں؛

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتو:

(i) محکمہ نے گزشتہ تین سالوں میں کتنے پلاٹس خصوصی کوٹے سے فلاحی، تعلیمی اداروں اور انفرادی حیثیت سے الاٹ کئے ہیں، ہر سال کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) محکمہ نے جو پلاٹس الاٹ کئے ہیں، ان کی قیمت کیاہے اور کن شرائط کے تحت دیئے گئے ہیں۔ یہ بھی بتایا جائے کہ کیا فلاحی و تعلیمی اداروں کو الاٹ کئے گئے پلاٹس کے ریٹس میں کمی / چھوٹ دی گئی ہے، اگر نہیں دی گئی تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر(بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) مردان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے شیخ ملتون ٹاؤن میں گزشتہ تین سالوں کے دوران مخصوص کوٹہ کے تحت دو فلاحی اداروں اور دو نجی تعلیمی اداروں کو پلاٹس الاٹ کئے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ادارہ	رقبہ	قیمت فی کنال	تاریخ الاٹمنٹ
01	مرکز الاصلاح (دارلایتام) سیکٹرM شیخ ملتون مردان	3کنال	-/6,50,000روپے	12-04-10

02	مردان کالج آف ایجوکیشن	4کنال	-/6,50,000روپے	28-04-09
03	مردان انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سٹڈیز مردان	10کنال	-/6,50,000روپے	28-04-09
04	سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ مردان	4کنال	-/17,08,000روپے	09-12-11

کوہاٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے گزشتہ تین سالوں میں گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹس کو تین پلاٹس الاٹ کئے ہیں، جن کی تفصیل ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ادارہ	رقبہ	قیمت فی کنال	تاریخ الاٹمنٹ
01	فارسٹ ڈیپارٹمنٹ	1کنال	-/15,00,000روپے	2008
02	انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ	1کنال	-/10,00,000روپے	2009
03	ایجنسی سرجن ہنگو	10مرلہ	-/1,00,000روپے	2010

مانسہرہ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے گزشتہ تین سالوں میں درجہ ذیل پلاٹس الاٹ کئے جن مالکان کی زمین ٹاؤن شپ کیلئے Acquire کی گئی، ان کو جو رہائشی پلاٹس الاٹ ہوئے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام محکمہ	تعداد/پلاٹ نمبر	رقبہ	قیمت	سیکٹر
	3عدد	1کنال	---	Aاور H
	1عدد	10مرلہ	---	H
	2عدد	6مرلہ	---	H
سوشل ویلفیئر کمپلیکس مانسہرہ	59 E	6کنال	-/36,00,000روپے	---
سوشل ویلفیئر ویمن ڈیویلپمنٹ سنٹر مانسہرہ	SWC-11	5کنال 8 مرلہ	-/32,40,000روپے	B

صوابی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے مجاز حکام کی منظوری سے جناب پرویز خان صاحب ایم این اے کو تعلیمی مقاصد کیلئے 2.19 کنال زمین مبلغ -/1,79,561 روپیہ فی کنال مورخہ 03-06-2009 کو اور 8 کنال زمین مبلغ -/7,61,339 روپیہ فی کنال کے حساب سے مورخہ 27-10-2010 کو دے دی ہے اور اسی طرح جناب سکندر عرفان صاحب ایم پی اے کو 6 کنال زمین بحساب -/7,61,339 روپیہ فی کنال تعلیمی

مقاصد کیلئے مورخہ 09-03-2011 کو دے دی ہے۔ جن ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز کا جواب نفی میں ہے، ان میں کرک، ڈی آئی خان، بنوں، ایبٹ آباد، پشاور، سوات اور گلیات شامل ہیں۔

(ii) پلاٹس کی قیمت جز(i) میں ملاحظہ ہو۔ شرائط کے مطابق یہ پلاٹس جس مقصد کیلئے الاٹ ہوئے ہیں، اسی مقصد کیلئے استعمال ہونگے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?

<u>محترمہ نور سحر</u>: یس سر۔ سر، میرا سپلیمنٹری یہ ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: سر، میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ انہوں نے جو ڈیٹیلز دی ہیں، اس میں پی ڈی اے کی ڈیٹیل نہیں ہے، آیا پی ڈی اے اس میں شامل نہیں ہے کہ انہوں نے اس کی ڈیٹیل ہمیں نہیں دی؟ نمبر ایک۔ سر، نمبر دو یہ ہے کہ انہوں نے جو شرائط دی ہیں تو انہوں نے لکھا ہے کہ "شرائط کے مطابق یہ پلاٹس جس مقصد کیلئے الاٹ ہوئے ہیں، اسی مقصد کیلئے استعمال ہونگے" یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی۔ شرائط میں ان کے رولز ریگولیشن ہونگے، شرائط میں ان کے کچھ اس طرح وہ ہونگے، جس پر یہ پابند ہونگے، جن کو یہ پلاٹ دینگے، اگر یہ شرائط ان کی نہیں ہیں اور یہ لوگوں کو پلاٹس دیتے ہیں سکولوں کیلئے، کالجز کیلئے اور جو پلاٹس گورنمنٹ کے Concession rate پر لے لیتے ہیں اور جو پلاٹس گورنمنٹ کے Concession rate پر نہیں لیتے، پرائیویٹ لے لیتے ہیں، ان کی فیس اور ان کی فیس برابر ہوتی ہے تو یہ تو سراسر زیادتی ہے کیونکہ کل ان کو کن شرائط پر پابند کرائیں گے کہ آپ کی فیس کیوں زیادہ ہے؟ انہوں نے کچھ لکھا ہوگا، کچھ Agreement کیا ہوگا اس کے اوپر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: تو سر، اگر اسمبلی ختم ہو رہی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہمارے ساتھ ادھر ادھر کرے، ڈیپارٹمنٹ نے ہمارے ساتھ ادھر ادھر کیا ہے۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔ جی سپلیمنٹری۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب سپیکر، جواب میں یہ کہا گیا کہ تین کنال زمین خریدی گئی 6 لاکھ 50 ہزار روپے پر، چار کنال بھی 6 لاکھ 50 ہزار روپے پر، دس کنال بھی 6 لاکھ 50 ہزار روپے پر تو یہ گورنمنٹ ریٹ کہ تین کنال بھی 6 لاکھ 50 ہزار، چار کنال بھی 6 لاکھ 50 ہزار، دس کنال بھی 6 لاکھ 50 ہزار تو یہ گورنمنٹ

کا یہ ریٹ کیسا ہے ؟آ نریبل منسٹر صاحب بتائیں گے، یہ بتانا پسند کریں گے کہ اس میں کیا مقصد ہے کہ دس کنال کا بھی وہی ریٹ ہے اور اس کا بھی وہی ریٹ ہے اور ایک ہی تاریخ میں، اس کے ساتھ ساتھ وہی Dates ہیں، 12-04 ہے، 28-04 ہے، 28-04 ہے، اسی مہینے کی Dates ہیں جی، یہ ذرا کلیئر کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ Flat rates ہونگے نا، Bata rates ہونگے۔ (قہقہہ) جی کون آنریبل جواب دیگا، آپ کی طرف سے کون جواب دیگا؟

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}</u>: سپیکر صاحب!

<u>Mr. Speaker</u>: Honourable Senior Minister for Local Government, please.

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: اچھا جی، ما خو جواب هم نه دے اوریدلے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اگر پورا پڑھا نہیں ہے تو خیر ہے بعد میں جواب دے دیں۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: آپ نے کیا فرمایا کہ یہ Bata کے ریٹس ہیں کہ کیا ہے ؟ دیکھیں بات یہ ہے کہ یہ جو الاٹمنٹ ہوتی ہے تو ایک ہی ریٹ پر ہوتی ہے۔ یہ Per kanal rate ہے، یہ تین چار کنال کا نہیں ہے، یہ Per kanal rate ہے، ایک کنال کے پیسے ہیں Per kanal، یہ آپ ذرا صحیح پڑھ لیں، یہ Per kanal ہے، یہ نہیں ہے، سب کا ایک ہی ریٹ ہو ہی نہیں سکتا، اس بات کو تو آپ مجھ سے بہت زیادہ بہتر سمجھتے ہیں، یہ Per kanal لکھا ہوگا۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: یہ لکھا ہے 7 لاکھ، وہ ہے-----

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: 17 لاکھ 5 ہزار ہے، یہ 17 لاکھ بھی جی ایک کنال کا ہے، Per kanal کا ریٹ ہے-----

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: وہ ایک کنال 6 لاکھ 50 ہزار اگر وہ مان لیں تو یہ ایک کنال 17 لاکھ 8 ہزار کی-----

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: یہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ جو ہے، اپنے جو ان کے پیسے ہیں، یہ ہمارا انسٹی ٹیوشن جو ہے نا، مینجمنٹ سٹڈیز کو دیا ہے اور یہ اسلئے کہ وہاں پر ہمیں سٹڈیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ سوشل ویلفیئر علیحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے، اپنے ڈیپارٹمنٹ کے حساب سے یعنی جو مارکیٹ ریٹ ہے، وہ ہم ان سے لیتے ہیں اور ایسے ڈیپارٹمنٹس جو ہوتے ہیں، جو حکومت کھولنا چاہتی ہے تو ان کو ہم Subsidized rate پر دیتے ہیں۔

Mr. Speaker: Ji next-----

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر!

سینئیر وزیر (بلدیات): ستا سو څه کوئسچن-----

محترمہ نور سحر: سر، میرا کوئسچن یہ ہے کہ پی ڈی اے کی ڈیٹیل اس میں شامل نہیں ہے، انہوں نے اس ساری ڈیٹیل میں ہمیں پی ڈی اے کی ڈیٹیل نہیں دی ہے تو کیا پی ڈی اے میں پلاٹس الاٹ نہیں ہوئے ہیں؟

سینئیر وزیر (بلدیات): میرے پاس-----

جناب سپیکر: جی بشیر صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): جی جی، میں عرض کرتا ہوں۔ میرے پاس پی ڈی اے کی ڈیٹیل ہے، اگر آپ یہ چاہیں تو یہ، میری بات سنیں یہ فضل اللہ صاحب کا جو کوئسچن ہے، اس میں پی ڈی اے کی رپورٹ موجود ہے اور پی ڈی اے کی رپورٹ میں آپ کو میں یہ بتا دیتا ہوں کہ پی ڈی اے میں ہم نے جو بھی پلاٹس دیئے ہیں، اس کی پوری ڈیٹیل میرے پاس موجود ہے اور اس میں ہم نے کوئی بھی ایسا پلاٹ کسی کو نہیں دیا۔ آپ کو اگر کوئی اعتراض ہو تو پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے جو پلاٹس دیئے ہیں، وہ صرف سات پلاٹس ہم نے دیئے ہیں اور وہ بھی میرے خیال میں سپیکر صاحب، آپ کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔ اس قسم کا کوئسچن، تقریباً چھ دفعہ یہی کوئسچن آگیا ہے-----

محترمہ نور سحر: میں تو اس کی بات نہیں کرتی ہوں، جو ویلفیئر بورڈوں سے آپ-----

سینئیر وزیر (بلدیات): ان کو ہم نے چھ دفعہ اس کا جواب دیا کہ پی ڈی اے نے جو دیئے ہیں۔ پی ڈی اے نے جو پلاٹس دیئے، میں آپ کو بتا تا ہوں۔ پی ڈی اے پشاور نے مخصوص کوٹے سے کوئی پلاٹ الاٹ نہیں کیا تاہم موجودہ حکومت نے حیات آباد میں ایک کنال سائز کے سات رہائشی پلاٹس ممبران صوبائی اسمبلی پختونخوا جن کا تعلق سوات سے ہے، ان کو الاٹ کئے جا چکے ہیں، جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔ مزید برآں پی ڈی اے کے مطابق حیات آباد میں اقراء یونیورسٹی کو خوڑ کے کنارے اضافی زمین یعنی بیس کنال زمین باقاعدہ صوبائی حکومت اور وزیر اعلیٰ کی منظور شدہ سمری موصول ہونے کے بعد 8 لاکھ روپے Per kanal دی گئی ہے، باقی اور کوئی پلاٹ کسی کو بھی نہیں دیا گیا۔ اس میں صرف پچاس کنال کا پلاٹ ہاسپٹل کو دیا گیا ہے، عمران کا جو ہاسپٹل بن رہا ہے، کیا نام ہے ان کے ہاسپٹل کا؟

ایک رکن: شوکت خانم۔

سینیئر وزیر (بلدیات): شوکت خانم کو دیا گیا ہے، اور کسی کو بھی ایسے پلاٹس کی الاٹمنٹ نہیں ہوئی ہے اور وہ بھی Free دیا گیا ہے، عمران خان کو۔ میرے خیال میں یہ کوسچن جو ہے، پی ڈی اے کے پلاٹوں کا بیس دفعہ آیا ہے، آپ کے ریکارڈ میں ہے اور بیس دفعہ میں اس کا جواب دے چکا ہوں۔ میں ریکویسٹ کرونگا کہ اگر اس قسم کے سوال بار بار ہوتے ہیں تو ان کو اگر دفتر میں ہی دیکھ کر کلیئر کر لیں تو مہربانی ہو گی کیونکہ میں اس کے بارے میں چار دفعہ جواب دے چکا ہوں کہ یہ سات پلاٹس کیوں دیئے ہیں، کس کو دیئے ہیں اور کیسے دیئے ہیں؟

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر! جو دیئے گئے ہیں، اس کا ہمیں پتہ ہے، آپ نے جو دیئے ہیں۔ میں نے تو یہ کوسچن کیا ہے کہ فلاحی تعلیمی اداروں کو انفرادی حیثیت میں کس کس کو الاٹ کئے گئے ہیں؟ تعلیمی حیثیت اور ویلفیئر کیلئے جو آپ نے دیئے ہیں، ہم نے اس کی ڈیٹیل مانگی تو ان کو ڈیٹیل دینی چاہیئے تھی، جن کو بھی دیا ہے، جیسا کہ عمران خان کو دیا ہے، جس کو بھی دیا، اس کی ڈیٹیل ہم کو دینا چاہیئے تھی۔ میں نے ممبروں کی بات نہیں کی، وہ ہمارے بھائی ہیں، اس کا مجھے بہت پہلے سے پتہ ہے، اس پر میں نے کوسچن بھی نہیں کیا اور نہ اس پر میں ڈسکشن کرنا چاہتی ہوں، میں نے تو فلاحی اداروں کا ذکر کیا تھا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): کسی تعلیمی ادارے کو نہیں دیا، صرف سات۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: میں نے بھی کہا کہ فلاحی اداروں کو، یہ میں نے سات۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں فلور آف دی ہاؤس پہ کہتا ہوں اور کسی سکول یا کالج کو نہیں دیا گیا، صرف یہ اقراء والوں کو دیا گیا، آٹھ لاکھ روپے فی کنال، وہ بھی زمین نہیں دی گئی، خوڑ تھا، خوڑ ان کو دیا گیا جو کہ ہمارے نقشے میں کوئی زمین پوائنٹ آؤٹ ہی نہیں تھی، اسلئے میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہمارے پی ڈی اے نے اور کسی کو کوئی پلاٹ نہیں دیا ہے اور جو پہلے دیئے گئے ہیں، ہماری گورنمنٹ سے پہلے جو مخصوص پلاٹس تھے، جو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کیلئے تھے تو ان کو ہی دیئے گئے ہیں، ایجوکیشن والوں کو دیئے گئے ہیں اور اس میں یہ بھی ہے کہ ہمارے پی ڈی اے میں جو لوگ اپنی Residential جگہوں پر، وہاں کمرشل پلازوں کو ہم بند کرا رہے ہیں، سب کو ہم نے جرمانہ کئے ہیں اور ان کے پلاٹس ہم نے کینسل کئے ہوئے ہیں۔ کوئی بھی ایسا پلاٹ ہم نے کسی کو نہیں دیا، سکول و کالج کھولنے کیلئے یا اس کیلئے ہم نے کسی کو بھی فالتو پلاٹ نہیں دیا۔

جناب سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، میں یہ بھی آپ کو کہہ دوں کہ دو پرسنٹ پلاٹس ہم نے اپنے ایمپلائز کو دیئے ہیں، اس میں قانون کے مطابق منسٹر کا اور سیکرٹری کا بھی حصہ بنتا ہے۔ میں فلور آف دی ہاؤس پہ کہتا ہوں کہ نہ میں نے اور نہ میرے سیکرٹری نے ایک انچ زمین بھی لی ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

(شور)

محترمہ نور سحر: کن شرائط پر؟ ڈیپارٹمنٹ نے شرائط نہیں دیں، کمیٹی کو ریفر کیا جائے، ہمیں ڈیٹیلز نہیں ملی ہیں، انہوں نے شرائط نہیں دیں۔ ڈیپارٹمنٹ نے-----

جناب سپیکر: یہ اصل-----

محترمہ نور سحر: Sorry، میں آپ کو، ڈیپارٹمنٹ نے اس کی شرائط بھی نہیں دی ہیں ناکہ کن شرائط پر دیئے گئے ہیں تو شرائط تو بتانا چاہیئے تھیں کہ ان شرائط پر ہم نے دیئے ہیں۔ اے ڈی پی میں لکھا ہوا ہے کہ چیف منسٹر-----

سینیئر وزیر (بلدیات): ٹھیک ہے جی، فرمائیں۔ یو خو دا سے، اس میں لکھا ہے کہ "محکمہ نے جو پلاٹس الاٹ کئے ہیں، ان کی قیمت کیا ہے اور کن شرائط کے تحت دیئے گئے ہیں۔ یہ بھی بتایا جائے کہ کیا فلاحی و تعلیمی اداروں کو الاٹ کئے گئے پلاٹس کے ریٹس میں کمی / چھوٹ دی گئی ہے، اگر نہیں دی گئی تو وجوہات بتائی جائیں؛"، جس میں آپ کو جواب دیا گیا ہے کہ "پلاٹس کی قیمت جز (i) میں ملاحظہ ہو"، جو کہ ہم نے دیئے ہوئے ہیں اور پھر یہ کہ "شرائط کے مطابق یہ پلاٹس جس مقصد کیلئے الاٹ ہوئے ہیں، اسی مقصد کیلئے استعمال ہونگے" یعنی کسی دوسرے مقصد کیلئے استعمال نہیں ہونگے۔

محترمہ نور سحر: اس طرح Agreement نہیں ہوگا، اس طرح تو آپ نہیں کہیں گے کہ جو آئے گا، اس کو الاٹ ہوگا۔ اس کے کچھ رولز ریگولیشن ہونگے، کوئی Agreement ہوگا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بھئی میں فلور آف دی ہاؤس پہ کہہ رہا ہوں کہ ہم نے کسی کو نہ پلاٹ دیا ہے، نہ دیتے ہیں، نہ ہم دینگے۔

محترمہ نور سحر: تو ٹھیک ہے جن کو آپ نے دیا ہے تو ان کے ساتھ کوئی Agreement نہیں ہوا ہے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ Official ہے اور Official طریقے سے جس فنکشن کیلئے پلاٹ ہے، وہ دیتے ہیں اور جس فنکشن کے پلاٹس نہ ہوں تو وہ نہیں دیتے ہیں۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر! کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

سینئیر وزیر (بلدیات): اچھا پوچھ لیں ہاؤس سے، میں نے تو جواب دے دیا، اگر آپ کو شوق ہے تو بے شک آپ ہاؤس سے پوچھ لیں، ہم تو کمیٹی میں نہیں دیتے۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی شازیہ، آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ یہ سوال ابھی بہت لمبا ہو گیا۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: ایک چھوٹی سی Clarification تھی۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: میں صرف وزیر صاحب سے پوچھنا چاہ رہی تھی کہ صوابی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا جو ذکر انہوں نے کیا ہے تو ہمارے دو معزز ممبران، ایک ایم پی اے اور ایم این اے کا ذکر کیا ہے، جناب پرویز خان صاحب اور دوسرا اسکندر عرفان صاحب کا انہوں نے لکھا ہے کہ ان کو تعلیمی مقاصد کیلئے 2.19 کنال زمین مبلغ -/1,79,561 روپے کے عوض فی کنال کے حساب سے اور یہ دوسرا جو ہے -/7,61,339 روپے فی کنال کے حساب سے، تو ان تعلیمی مقاصد کا مطلب کیا ہے، پرائیویٹ انسٹی ٹیوٹس ہیں یا گورنمنٹ؟ اگر گورنمنٹ ہیں تو کونسے انسٹی ٹیوٹس ہیں، وہ میں جاننا چاہونگی۔ دوسری بات یہ کہ یہ جو شرائط انہوں نے، جو دوسرا جز ہے کہ پلاٹ کی قیمت جز(i) میں ملاحظہ ہو لیکن شرائط کے مطابق، تو یہ شرائط اگر تھوڑی سی وزیر صاحب ہمیں Explain کر دیں کہ وہ کونسی شرائط ہیں جن کے مطابق ہمارے ان دو معزز ایک ایم این اے اور ایم پی اے کو آپ نے پلاٹس دیئے؟

جناب سپیکر: یہ تو صوابی کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: جی جی، انہوں نے یہ جواب دے دیا ہے سر۔

سینئیر وزیر (بلدیات): میں صوابی کی بات کا جواب دے دیتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: جی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): یہ صوابی میں ہمارے جو سکولز کیلئے مختص پلاٹس ہیں، وہی دیئے ہیں اور وہ بھی مارکیٹ ریٹ پر دیئے ہیں، ایک لاکھ پر نہیں ہے یا میرے خیال میں ایک لاکھ تو ہو ہی نہیں سکتا، ایک لاکھ روپے پہ کنال پلاٹ نہیں ہے۔ میاں عرفان کا میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ عرفان صاحب کو کتنے پر پلاٹ دیا ہے، یہ 19 لاکھ روپے۔ یہ جو سوشل ویلفیئر مردان صوابی، صوابی میں دو کنال انیس مرلے

زمین -/1,79,000 روپے فی کنال زمین، یہ صرف فی کنال، یہ آٹھ کنال زمین -/1,79,000 پر زمین ہے اور یہ وہاں پر ریٹ کے مطابق یعنی جو فکس ریٹ ہے ایجوکیشن کیلئے تو اسی پہ پلاٹ دیا گیا ہے۔ ہم نے ان کو کوئی کمرشل پلاٹ نہیں دیا، یہ فکس ریٹ ہے، ابھی بھی جس کے پاس اگر وہاں پر پلاٹ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سکولز، ایجوکیشن کیلئے مختص پلاٹس تھے؟

سینئیر وزیر (بلدیات): نہیں جو مختص پلاٹس ہیں، جو ایجوکیشن کیلئے مختص پلاٹس ہیں، اگر یہ جا کر پتہ کریں، اگر اور بھی پلاٹس ہیں تو ان کو بھی ہم دینے کیلئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: اور اس پر گورنمنٹ کے سکولز بنے ہیں؟

سینئیر وزیر (بلدیات): نہیں، سکولز پرائیویٹ بنے ہیں، گورنمنٹ کے نہیں ہیں۔ پرائیویٹ سکولوں کیلئے پلاٹس مختص ہیں، جن کی بھی مرضی ہے، وہاں پر اگر پلاٹس ہیں تو ہم ابھی بھی دینے کیلئے تیار ہیں، اگر وہاں پر ان کو پلاٹ کی ضرورت ہو؟

جناب سپیکر: شکریہ، تھینک یو۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: پرائیویٹ سکولوں کیلئے انہوں نے جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ډیره لویه ایجنډا ده جی، بڑا لمبا ایجنڈا ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح یہ کہہ رہے ہیں کہ ایجوکیشن کیلئے، سکولوں کیلئے پلاٹس دیئے گئے تو کیا کوئی اور بھی اگر اس مقصد کیلئے کوئی پلاٹ لینا چاہے اور وہاں پر ایک پرائیویٹ سکول تعمیر کرنا چاہتا ہے تو اس کیلئے بھی آپ پلاٹ دینگے جی؟

سینئیر وزیر (بلدیات): کس میں کہہ رہے ہیں؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں نہیں، میں کہہ رہا ہوں کہ حیات آباد میں اگر کوئی دوسرا ایم پی اے یا کوئی دوسرا بندہ سکول کیلئے پلاٹ لینا چاہتا ہو تو اس کیلئے بھی ان شرائط پر پلاٹ ملے گا سر؟

سینئیر وزیر (بلدیات): میں عرض یہ کرتا ہوں کہ سکولوں کیلئے جتنے بھی پلاٹس تھے، وہ Already پی ڈی اے نے دیئے ہوئے ہیں، کوئی نیا پلاٹ ہمارے پی ڈی اے نے سکول کیلئے نہیں دیا ہے۔ آپ جس پلاٹ کا کہہ رہے ہیں، یہ پلاٹ نہیں تھا، یہ خوڑ تھا خوڑ اور یہ زمین ہمارے Index میں تھی ہی نہیں، ہمارے نقشے

میں وہ زمین ہے ہی نہیں تو وہ جو خوڑ تھا، وہ زمین ضائع ہو رہی تھی تو اس کو ہم نے دی ہے اور ایسی کوئی زمین بھی نہیں ہمارے پاس۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں یہی کہتا ہوں کہ اگر۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اگر آپ خوڑ میں تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور اگر خوڑ کی زمین ہے تو آپ کو بھی دے دینگے مگر اب ہمارے پاس پی ڈی اے میں کوئی زمین بھی نہیں ہے، سکولوں کیلئے کوئی زمین بھی نہیں ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: وہ سارے ختم ہو گئے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): ہاں ختم ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: بس جی، یہ سوال بہت لمبا ہو گیا۔ Next Question۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر! یہاں جو چیز ایڈمٹ کی گئی ہے، میں اس پہ سوال پوچھنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی سکندر عرفان! آپ بتادیں، یہ پلاٹ کس لئے لیا ہے؟

(شور)

جناب سپیکر: خیر ہے، خیر ہے، یہ صوابی کا پلاٹ ہے، یہ پی ڈی اے کا نہیں ہے، انہوں نے تو وضاحت، سکندر عرفان! څه شے دے دا؟

جناب سکندر عرفان: زۀ جی لږ غوندے وضاحت کومه چه په صوابی ډیویلپمنټ اتهارټی کښے د سکولونو د پاره پلاټونه دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هلته دے، په پی ډی اے کښے نه دے۔

جناب سکندر عرفان: یو منټ جی، زۀ وضاحت کومه، نوم زما اغستے شوے دے، لږ وضاحت کوم په هاؤس کښے چه په کوم ریټ ما ته ملاؤ دے، اوس هم چه څوک ئے غواړی، زمونږ کوم یو ممبر یا هر سړے وی، زۀ ئے ورله هم په دغه قیمت واپس ورکوم۔ دا مونږ ډیر په صحیح ریټ اغستے دے، که څوک چا ته دا وائی چه یره مونږ Free اغستے دے یا په کم قیمت نو صوابئ ته د راشی، تپوس د اوکړی۔ دا چه کوم ریټ دے چه د کله نه په 1992 که 1993 کښے صوابی ډیویلپمنټ اتهارټی چه کله د پلاټ قیمت مقرر کړے وو، د 18% per year په

حساب باندے هغوی هغه Depreciation دغه لګولے دے، د هغے په حساب ئے مونږ له دا په صحیح قیمت راکړے دے۔ که څوک د دے وضاحت غواړی، د ډیپارټمنټ سره شته او که وائی چه یره مونږه دا پلاټ مفت اغستے دے یا په کم قیمت نو که څوک ئے هم اغستل غواړی، زهٔ ورته په دے فلور وایم چه راشی، زهٔ به ورله خپل پلاټ هغه سړی ته ورکړم۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو جی۔ فضل اللہ صاحب، فضل اللہ صاحب۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہں جی، بس بہت لمبا ہو گیا جی۔ جدون صاحب! یہ بہت لمبا ہو گیا، جو کوئسچن تھا، اس کی پوری وہ ہو گئی۔ فضل اللہ صاحب، موجود نہیں ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر!

جناب سپیکر: سوال نمبر؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، کوئسچن ہے نا۔

جناب سپیکر: ہاں، وہ سوال نمبر پکاریں تاکہ میں اس کو فلور پہ۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: کوئسچن نمبر 01۔

جناب سپیکر: جی۔

* 01 _ جناب فضل اللہ (سوال جناب منور خان ایڈوکیٹ نے پیش کیا): کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کے مختلف اضلاع میں ترقیاتی اتھارٹیز کام کر رہی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ اتھارٹیز کی تفصیل بمعہ مقاصد فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ اتھارٹیز نے سال 2008 سے 2011 تک کون کونسے ممبران اسمبلی کو پلاٹس الاٹ کئے ہیں، ان کی تفصیل بمعہ Criteria اور قیمت فراہم کی جائے، نیز ممبران اسمبلی کو پلاٹس الاٹ کرنے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں درج ذیل اتھارٹیز کام کر رہی ہیں:

نام اتھارٹی	نمبر شمار
پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	01
مردان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	02
صوابی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	03
بنوں ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	04
ڈی آئی خان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	05
کوہاٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	06
کرک ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	07
سوات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	08
گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	09
ایبٹ آباد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	10
مانسہرہ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	11

ان ترقیاتی اتھارٹیز کا بنیادی مقصد شہری علاقوں میں ٹاؤن شپ سکیمز کی منصوبہ بندی کرنا، ارزاں نرخوں پر اقساط میں پلاٹس عوام الناس کو مہیا کرنا، مرکزی / صوبائی محکموں کے کاموں کیلئے منصوبہ بندی، ڈیزائننگ اور ان کو پایہ تکمیل تک پہنچانا۔ دوسری ایجنسیوں / محکموں کیلئے کام کرنا، جدید بستیاں تعمیر کرنا، شہری علاقوں کو ترقی دینا، بلڈنگ / سڑکوں کی تعمیر و مرمت، سیوریج اور نکاس آب، پینے کا صاف پانی مہیا کرنا، محکموں کو مشاورت مہیا کرنا، تفریح گاہوں کی تعمیر اور کھیل کود کیلئے گراؤنڈز کا انتظام وغیرہ کرنا شامل ہیں۔

(ii) سال 2008 سے 2011 تک پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے سوات سے تعلق رکھنے والے ممبران صوبائی اسمبلی کو صوبائی حکومت کی طرف سے منظور شدہ سمری کی بنیاد پر پلاٹس الاٹ کئے ہیں اور پلاٹ کی قیمت مبلغ -/8,00,000 روپے ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یس سر۔ سر، میں اس میں جناب منسٹر صاحب سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میں منسٹر صاحب سے اس کے متعلق ذرا یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بعض ڈسٹرکٹس میں یہ جو ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز بنائی گئی ہیں تو کیا اور ڈسٹرکٹس میں بھی اس طرح کی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: آپ کو کیا تکلیف ہے یار؟ سر، دوسرے ڈسٹرکٹس میں بھی یہ کوئی اتھارٹی بنانا چاہتے ہیں جیسا کہ باقی ڈسٹرکٹس میں انہوں نے بنائی ہیں سر؟

جناب سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، یہ جو اتھارٹیز بنتی ہیں، یہ ان علاقوں میں جہاں ڈیویلپمنٹ کرنا ہو، وہاں ہوتی ہیں اور ہم نے ابھی بھی، آپ کو یہ بھی میں بتاؤں کہ ہماری یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا سیریس ہو جائیں، قاضی صاحب! اس طرف دیکھئے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): کاغان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی 1996 میں اناؤنس ہوئی تھی اور آج تک اس پہ کسی نے کام نہیں کیا تھا، یہ حکومت کو کریڈٹ جاتا ہے کہ ہم نے کل اس پہ میٹنگ کر کے اور اس کو Revive کر کے ہم نے کام شروع کروا دیا اور اس کیلئے ہم نے تقریباً دو سو ملین روپے بھی مختص کئے ہیں اور جہاں بھی اگر حالات ایسے نارمل ہوں اور ہمیں زمین میسر آئے تو انشاء اللہ ضرور کریں گے، کیوں نہیں بنائیں گے، اتھارٹیز بنائیں گے تاکہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ ماحول ٹھیک ملے اور ان لوگوں کو اپنے گھروں کیلئے زمینیں ملیں اور وہ لوگ صحیح طریقے سے۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! میں سپلیمنٹری کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک ستار صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ Particular ایک تحصیل کی بات کر رہے ہیں، میں سارے صوبے کی بات کر رہا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ سارے صوبے میں ہم اتھارٹیز بنائیں گے اور خدا کرے کہ ہمارے وسائل ہوں تو سارے صوبے میں بھی اتھارٹیز بنائیں گے اور ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کو گھر بھی ملیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ان کو مدرسے بھی ملیں اور چاہتے ہیں کہ ان کے سکولز بھی بنیں، ہسپتال بھی بنیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو۔ ملک ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: سپیکر صاحب، یہ جوڈیویلپمنٹ اتھارٹیز کی بات آئی ہے، اس میں جناب سپیکر، ہم ایک چیز محسوس کرتے ہیں کہ جو Developed districts ہیں، جو علاقے ہیں تو ان میں یہ ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز بنائی جاتی ہیں مگر۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوہستان میں نہیں بناتے؟

جناب عبدالستار خان: کوہستان، شانگلہ اور بٹگرام جو Comparatively less developed districts ہیں، ان علاقوں میں آج تک اتھارٹیز کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا ہے حالانکہ ایک ایک ضلع میں دو دو اتھارٹیز ہیں، جس طرح بشیر صاحب فرما رہے ہیں کہ کاغان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بنی، مانسہرہ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بنی تو اس کا کیا Criteria ہے، کیا ہمارے باقی جو اضلاع ہیں، اس پہ یہ کوالیفائی نہیں کرتے ہیں یا کیا وجوہات ہیں کہ وہاں پہ یہ اتھارٹیز کیوں نہیں بنائی جاتیں؟

سردار شمعون یار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سردار شمعون صاحب۔

سردار شمعون یار خان: تھینک یو۔

جناب سپیکر: مختصر سوال پوچھیں لیکن سوال سے Related ہو، نیا سوال نہ پوچھیں۔

سردار شمعون یار خان: جی اسی سے Related ہے کہ یہ جو ایبٹ آباد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ہے، میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ وہاں پہ ان کی ایبٹ آباد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے ہاؤسنگ سوسائٹی اناؤنس کی تھی تو وہ ایسی جگہ پہ بنائی گئی ہے کہ وہاں پر بے شک آج تک کوئی گھر نہیں بن سکا ہے، اس کا مقصد ذرا بتایا جائے کہ آیا اس کے اوپر گورنمنٹ کوئی کام کرنا چاہتی ہے یعنی اس کو ٹھیک کرنے کیلئے اور اس سے جنریشن کیا آ رہی ہے گورنمنٹ کو؟

جناب سپیکر: دونوں کے ویسے فریش کوئسچنز ہیں لیکن وزیر صاحب ان کی معلومات کیلئے اگر کچھ تھوڑا سا ان کو بتا دیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں، یہ ہمارے ستار صاحب نے بات کی ہے کہ یہ جو اتھارٹیز ہیں، یہ کونسے Criteria پہ بنتی ہیں اور کوہستان میں کیوں نہیں بنیں، شانگلہ میں کیوں نہیں بنیں؟ اس میں جی یہ ہے کہ ہمیں جہاں پہ زیادہ لینڈ ملے تو وہاں پہ ہم زیادہ سے زیادہ ہاؤسنگ سکیمز بنا سکیں۔ اب دو سو کنال، تین سو کنال یا پانچ سو کنال پہ تو یہ اتھارٹی نہیں بنتی، اتھارٹی تو ایکڑوں پہ بنتی ہے تو میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ ہمیں جہاں

بھی جگہ ملے، جہاں بھی زمین ملے تو یہ پوائنٹ آؤٹ کریں اور وسائل بھی ہوں تو انشاء اللہ ہم حاضر ہیں اور اتھارٹی کھولنے کیلئے تیار ہیں۔ آپ میرا جواب نہیں سن رہے تھے جب وہ کلی کے بارے میں کہہ رہے تھے، میں نے کہا کہ ہم صوبے میں ہر جگہ کوشش کرتے ہیں کہ اتھارٹیز بھی کھولیں اور کوشش کرتے ہیں کہ وہاں ڈیویلپمنٹ ہو، لوگوں کو گھر ملیں اور ہمارے عوام آرام سے زندگی گزار سکیں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: 58 جی۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، میرا بھی کوسچن ہے، اگر اجازت ہو تو میں بات کرلوں؟

جناب سپیکر: او کړئ جی، فریش کوسچن نہ آئے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ نوٹ کریں، اس کے بعد بات کریں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: اگر مہربانی کریں تو۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): چلیں بولیں آپ۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری پہ بات کریں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: سر، جس علاقے کا شمعون صاحب نے ذکر کیا ہے، اس کا Basic problem یہ ہے کہ یہاں پہ انفراسٹرکچر ڈیویلپمنٹ نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے اناؤنس کر دیا ہے، پلاٹس بیچ دیئے ہیں، لوگوں کو دے دیئے ہیں مگر وہاں پہ انفراسٹرکچر ڈیویلپمنٹ کیلئے کچھ بھی نہیں ہوا ہے، بس صرف ایک روڈ بیچ میں نکال کر چھوڑ دیا ہے، باقی کچھ بھی نہیں ہے اور یہ پچھلے پندرہ بیس سال سے اسی طرح پڑا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: مطلب یہ کہ چار گورنمنٹ اس پہ گزرے ہیں۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، پہلے تو پندرہ بیس سال کی بات ہوئی تو بیس سال پہلے جو چیف منسٹر تھے، شمعون صاحب کے والد تھے تو ان کو چاہیئے تھا کہ وہ انفراسٹرکچر بنالیتے مگر میں آپ کو یہ کہتا ہوں کہ اس کیلئے ہم نے انفراسٹرکچر بنایا ہے، بجلی وہاں پہنچی ہوئی ہے، وہاں سڑکیں ہم بنا رہے ہیں، وہاں لوگوں کو پلاٹس الاٹ ہوئے ہیں اور اگر لوگ نہیں بناتے تو ان پر جرمانہ بھی لگاتے ہیں اور ساتھ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے پاس Shimla hill ہے، وہاں پر ہماری چودہ سو کنال زمین موجود ہے اور اس کیلئے بھی ہم نے Feasibility کی بات کی ہے، وہ ہم نے قبضہ کیا ہے، وہ ٹی ایم او کے پاس ہے اور اس کا ہم نے قبضہ لیا ہے،

کسی کے پاس پہلے قبضہ بھی نہیں تھا، ہم نے چودہ سو کنال زمین کا قبضہ لیا ہے اور اس کی Feasibility بنا کر انشاء اللہ وہاں پر بھی ہاؤسنگ سکیم ہم بنائیں گے مگر ہمیں سمجھ نہیں آ رہا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ کی آواز نہیں آ رہی مجھے۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو۔ Next، مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، 58 نمبر سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

* 58 _ مفتی سید جانان (سوال مفتی کفایت اللہ نے پیش کیا): کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ دور حکومت میں محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع ہنگو کے دفتر میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ تین سالوں کے دوران بھرتی شدہ افراد کی لسٹ، جملہ کاغذات اور تقرریوں کیلئے اخباری اشتہار کی کاپی فراہم کی جائے، نیز کیا تقرری کے وقت قانونی تقاضے پورے کئے گئے ہیں؛

(ii) مذکورہ دفتر کی خالی آسامیوں کی تعداد اور یہ کب سے خالی ہیں، نیز خالی پوسٹوں پر تعیناتی نہ کرنے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) گزشتہ تین سالوں میں درجہ ذیل افراد بھرتی کر لئے گئے ہیں جن کے جملہ کاغذات اور اشتہار کی کاپی ایوان کو فراہم کی گئی۔

نمبر شمار	عہدہ	تعداد
01	خاکروب	2
02	نائب قاصد	2
03	ڈرائیور	1
04	کلینر	1

(ii) مذکورہ دفتر میں سٹینو ٹائپسٹ کی ایک آسامی خالی ہے جو گزشتہ پانچ سالوں سے خالی ہے۔ اس پوسٹ پر بھرتی صوبائی پبلک سروس کمیشن کے دائرہ اختیار میں ہے جس کیلئے محکمہ نے باقاعدہ طور پر ریکوزیشن بھیجی ہوئی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: اس میں ایک سپلیمنٹری ہے جی کہ جز (ب) (i) کو اگر دیکھ لیا جائے کہ "گزشتہ تین سالوں کے دوران بھرتی شدہ افراد کی لسٹ، جملہ کاغذات اور تقرریوں کیلئے اخباری اشتہار کی کاپی فراہم کی جائے"۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ جو Supporting documents ہیں، وہ سات صفحات پر مشتمل ہیں اور صفحہ نمبر 7 پر انہوں نے اشتہار کی ایک کاپی دی ہے۔ میری نظر بھی تیز ہے، میں نے ساتھیوں سے بھی مشورہ کیا ہے اور اس کے باوجود مجھے پتہ نہیں چلا کہ یہ کونسے اخبار کا اشتہار ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بعض اوقات ایک 'ڈمی' سا اخبار ہوتا ہے اور اس میں خبر آجاتی ہے اور لوگوں سے ان پوسٹوں کو چھپایا جاتا ہے اور بعد میں اپنی مرضی کے لوگ لگائے جاتے ہیں اور جب ہم سوال کرتے ہیں تو ہمارے ساتھ بھی جھوٹ بولا جاتا ہے اور پوری اسمبلی کی آنکھوں میں دھول جھونکی جاتی ہے۔ یہاں لکھا ہوا ہے "اشتہار برائے بھرتی" اور یہاں پر ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، چھ لوگوں کی تعداد بتائی ہے اور نیچے لکھا ہے "ڈپٹی ڈائریکٹر ورکس اینڈ سروسز ہنگو" مگر یہ پتہ نہیں کہ یہ 'مشرق' ہے، یہ کونسی تاریخ کی ہے، یہ 'آج' ہے، یہ 'ایکسپریس' ہے، یہ 'جنگ' ہے، یہ 'نوائے وقت' ہے؟ چاہیئے تو یہ تھا کہ کئی سارے اخبارات کے اندر یہ آجاتا لیکن-----

جناب سپیکر: جی آنریبل-----

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، میں یہ خیر خواہی کیلئے کہہ رہا ہوں اور اس بے قاعدگی کو پکڑنے کیلئے کہہ رہا ہوں۔

Mr. Speaker: Okay, thank you ji. Honourable Law Minister Sahib, on behalf of honourable Chief Minister.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی۔ ایسا ہے جی کہ کلاس فور کیلئے تو رولز واضح ہیں، کلاس فور کیلئے اشتہار کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، اس کے مروجہ قوانین ہیں، اس کے مطابق ایمپلائمنٹ ایکسچینج سے اگر وہ اپنا وہ لے آتے ہیں اور وہاں پر اگر وہ رجسٹرڈ ہیں تو ڈسٹرکٹ میں سی اینڈ ڈبلیو کی اپنی ایک سلیکشن کمیٹی ہوتی ہے، جس کو ہیڈ کرتے ہیں سپرنٹنڈنگ انجینئر اور اس کے نیچے پھر ایکسین ہوتا ہے، ڈی سی او کا

Representative ہوتا ہے اور متعلقہ ایک دو اور آفیسرز ہوتے ہیں تو وہ دیکھتے ہیں، Candidate کو دیکھ کے وہ فیصلہ کرتے ہیں تو اس میں As such اس کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: ویسے خالی ان کا کوئسچن صرف یہ ہے کہ اخبار کا نام اور Date نہیں لکھی ہے اور ایسے ہی۔۔۔۔۔

وزیر قانون: وہ چیف انجینئر صاحب ادھر بیٹھے ہوئے ہیں تو میں ان سے تفصیلات لے کر پھر آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: اور مفتی صاحب کو پہنچا دیں کہ۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نہ نہ، میرا اطمینان ضروری نہیں ہے جی، اس ایوان کا اطمینان ضروری ہے۔ جناب سپیکر، آپ کا اطمینان ضروری ہے اور وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ کلاس فور کیلئے اشتہار کی ضرورت نہیں تھی۔ میں اگر ان سے Agree بھی کروں تو پھر اشتہار دیا کیوں ہے؟ اس اشتہار نے ہمارے ذہن میں شکوک و شبہات کو جنم دیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ موصوف کو یہ کہنا چاہیئے کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا اور جن لوگوں نے ایسا کیا ہے، ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے یا یہ کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے۔

سردار شمعون یار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سردار صاحب۔ سردار شمعون یار۔

سردار شمعون یار خان: شکریہ جی، میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کوئسچن۔

سردار شمعون یار خان: جی سپلیمنٹری ہے جی۔ یہاں پہ جو اشتہار دیا گیا ہے، بقول منسٹر صاحب کے اس کی ضرورت نہیں ہوتی، پھر بھی ڈیپارٹمنٹ نے اشتہار دیا ہے۔ اس میں آسامی آپریٹر واٹر سپلائی سکیم ہے، اس کی دو پوسٹیں ہیں۔ ایک خاکروب کی پوسٹ ہے، دو پوسٹیں چوکیدار واٹر سپلائی سکیم، تو یہاں پہ جو ڈیٹیل آئی ہے، اس میں آپریٹر کا کوئی نام نہیں ہے، اس کی جو اپوائنٹمنٹ ہوئی ہے، وہ بھی نہیں آئی ہوئی اور ڈرائیور کی جو اپوائنٹمنٹ کی گئی ہے، وہ بھی یہاں پہ نہیں ہے تو اس میں بڑی سیریس قسم کی دو نمبری نظر آ رہی

ہے۔ بالکل صاف یہاں نظر آرہا ہے تو لہذا چاہیئے سر، میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو کمیٹی کو بھیجا جائے تاکہ اس کو Prove کیا جائے کہ یہ کیا ہوا ہے؟

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سر!

جناب سپیکر: جی منور خان! تاسو نن صلاح کړې ده چه یو سوال به هم نه پریږدو۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ سر، میں اس اشتہار کے بارے میں وزیر صاحب کو یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ کلاس فور کیلئے تب اشتہار کی ضرورت ہوتی ہے جس جگہ پہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج نہ ہو لیکن سر، میں ذرا منسٹر صاحب کے نالج میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس کے باوجود کہ لکی ڈسٹرکٹ میں ایمپلائمنٹ ایکسچینج بھی ہے لیکن وہاں کے ای ڈی او پبلک ہیلتھ جو پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ والے ہیں سر، اس کے باوجود بھی وہ اشتہار دیتے ہیں اور پھر مہینوں تک سر، اس کی اپوائنٹمنٹ نہیں ہوتی۔ میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کم از کم ای ڈی او لکی جو پبلک ہیلتھ والے ہیں، ان کو کم از کم ڈائریکشن دیں کہ وہاں پہ Already Employment Exchange موجود ہے اور اس کے باوجود بھی وہ اشتہار دیتے ہیں، جس سے یہ پروسیجر کافی لمبا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تو Totally نیا کوسچن آگیا لیکن، جی تسلی کیلئے کچھ کہہ سکتے ہیں؟

وزیر قانون: بالکل جی۔ ڈائریکشنز ایشو کر دیں گے اور آپ کبھی تشریف لائیں تو آپ کے سامنے انشاء اللہ ان سے بات کر لیں گے۔ دوسری جو شمعون صاحب کی بات ہے، انہوں نے ٹیوب ویل آپریٹرز کی بات کی ہے تو یہاں پر سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بات ہو رہی ہے، پی ایچ ای کے حوالے سے بات نہیں ہو رہی تو جس طرح میں نے پہلے گزارش کی کہ یہ جتنی بھی پوسٹیں یہاں پر دی گئی ہیں، خاکروب، نائب قاصد، ڈرائیور اور قلی وغیرہ تو یہ تمام کلاس فور کی آسامیاں ہیں اور یہ جو مروجہ قوانین ہیں، آرڈرز میں سارا لکھا ہوا ہے جو ہم نے آرڈرز ساتھ لگائے ہوئے ہیں کہ ڈسٹرکٹ کی سلیکشن کمیٹی نے Proper procedure follow کیا ہے اور اس کے بعد یہ ہوئے ہیں۔ اگر کوئی غلط ہے تو یہ پھر عدالت میں چیلنج ہو سکتا ہے لیکن کسی Competitor نے اس کو چیلنج نہیں کیا اور یہ کافی پرانی بات ہے۔ تھینک یو، جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، تاسو په اخره کښې راغلئ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ جو اشتہار دیا گیا ہے، اشتہار میں تو آپریٹر اور سوپر کی پوسٹیں ہیں لیکن یہاں پر جو اپوائنٹمنٹ لیٹرز ساتھ لگائے گئے ہیں، اس میں یہ لکھا ہے کہ "Mr. Asif Rehman s/o Abdul Manan, Village Sirki Pilla District Hangu is hereby appointed as Driver"، ڈرائیور کا تو اخبار میں ذکر نہیں ہے اور پھر جو دوسرا ہے کہ "As recommended by the District Selection Committee, Mr. Muhammad Arif s/o Mehman Ali Village Lodhi Khel is hereby appointed as Naib Qasid" تو یہ نائب قاصد اور ڈرائیور کی پوسٹیں جو ہیں یعنی جو ایڈورٹائزمنٹ دیا گیا ہے، اس ایڈورٹائزمنٹ میں تو یہ دونوں پوسٹیں نہیں ہیں اور جو اپوائنٹمنٹ لیٹرز دیئے گئے ہیں، وہ تو ڈرائیور ہے اور نائب قاصد بھی ہے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میں مفتی صاحب سے گزارش کروں گا کہ یہ کمیٹی والی بات سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا، Already duly appointed ہیں اور میرے خیال میں اس بات کا دو مرتبہ میں جواب دے چکا ہوں کہ یہ جتنی بھی پوسٹیں ہیں، جن کا پوچھا گیا ہے، خاکروب، نائب قاصد، ڈرائیور اور قلی، یہ چاروں جو طبقے ہیں، یہ کلاس فور میں آتے ہیں اور Proper procedure follow کیا گیا ہے، جس طرح میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعے اور ڈسٹرکٹ سلیکشن کمیٹی کے ذریعے تو لہذا اس میں کمیٹی کی گنجائش بنتی نہیں ہے کیونکہ Proper appointed ہیں۔ اگر کسی کو اس کے اوپر اعتراض ہے تو عدالت بھی جا سکتا تھا لیکن کسی نے اس کے اوپر اعتراض نہیں کیا ہے، لہذا یہ گزارش ہو گی کہ آپ اپنا یہ واپس لے لیں۔ تھینک یو۔

مفتی کفایت اللہ: میں مطمئن ہوں جی۔

جناب سپیکر: شکریہ، (قہقہہ) مفتی صاحب مطمئن ہو گئے۔ مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر 82، موجود نہیں ہیں۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اودریږئ جی چه دا هاؤس 'کمپلیټ' کړمه، لږ د چھټیانو دا شے اوکړو۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر! زۀ په دے باندے خبره کول غواړمه۔

جناب سپیکر: په څه باندے ؟

جناب محمد علی خان: په دے سوال باندے زۀ یو سپلمنټری کومه۔

جناب سپیکر: هغه خو تۀ مخکښے نه پاځیدے ، اوس خو Lapse هم شو۔

جناب محمد علی خان: مفتی صاحب کار ډونه دغه کول نو ما وئیل که هغوی پاځی۔

جناب سپیکر: محمد علی خان! بیا ګیلے هم کوے او ډیر لیټ پاځیدے چه ما پرے Lapsed اولیکل۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر! ما په ډسټرکټ جیل چارسده باندے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د سوال نمبر څه دے ؟

جناب محمد علی خان: جی سوال نمبر 82۔

جناب سپیکر: جی۔

* 82 _ مفتی سید جانان (سوال محمد علی خان نے پیش کیا): کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ہنگو ڈسٹرکٹ جیل کی تعمیر ہو رہی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ٹھیکیدار کون ہے اور مذکورہ تعمیر پر نگرانی کیلئے سرکاری طور پر کس آفیسر کو تعینات کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ ٹھیکیدار کو اب تک کتنی رقم ادا کی گئی ہے اور اس میں قانونی تقاضے پورے کئے گئے ہیں، نیز اداشدہ رقوم کی چیک وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ جیل کی تعمیرات ناقص ہیں یا تسلی بخش، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، ہنگو ڈسٹرکٹ جیل ADP No. 1022/80466 کے منصوبے کا Revised تخمینہ لاگت 264.391 ملین ہے اور سکیم 50/50 شیئر کے حساب سے پراونشل اے ڈی پی / فاٹا میں منظور ہوئی ہے۔

(ب) (i) مذکورہ جیل کے ٹھیکیدار درج ذیل ہیں:

1۔	ایم ایس قاضی خان اینڈ سنز	پیکج نمبر 1-3 اور 4
2۔	ایم ایس محمد جعفر شاہ	پیکج نمبر 2

مذکورہ کام کی نگرانی کیلئے فی الوقت محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے درج ذیل آفیسرز تعینات ہیں:

1۔ ضیاء الرحمان — ایگزیکٹیو آفیسر

2۔ فضل کریم خٹک — ایس ڈی او

3۔ سید اللہ — سب انجینئر

(ii) مذکورہ ٹھیکیداران کو اب تک 145.304 ملین کی ادائیگی کی گئی ہے، رقم کی ادائیگی قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد کی گئی ہے جبکہ اداشدہ رقوم کی چیک وائز تفصیل درج ذیل ہے:

List of Cheques issued in District Jail Hangu

S.#	Name of Contractor	Cheque No & Date	Amount
01	M/s Qazi Khan & Sons	A-03856/385538 dated 22-06-09	Rs. 289557/-
02	-do-	A-03861/386042 dated 07-06-10	Rs. 4907436/-
03	-do-	A-3867/385662 dated 29-10-09	Rs. 1920335/-
04	-do-	A-03857/385640 dated 12-09-09	Rs. 4324703/-
05	-do-	A-3857/385605 dated 22-08-09	Rs. 1117604/-
06	-do-	A-03097/309656 dated 22-05-09	Rs. 1500897/-
07	-do-	A-3856/385571 dated 25-06-09	Rs. 3907812/-
08	-do-	A-03856/385571 dated 25-06-09	Rs. 6406467/-
09	-do-	A-03861/386048 dated 07-06-10	Rs. 12400175/-
10	-do-	A-03860/385969 dated 14-04-10	Rs. 860000/-
11	-do-	A-03100/309986 dated 12-12-09	Rs. 5417948/-
12	-do-	A-03857/385655 dated 09-10-09	Rs. 1161965/-
13	-do-	A-03861/386073 dated 17-06-10	Rs. 7117058/-
14	-do-	A-03856/385537 dated 22-06-09	Rs. 955222/-
15	-do-	A-3861/386050 dated 18-06-10	Rs. 6668455/-
16	-do-	A-03100/309992 dated 14-12-09	Rs. 1032053/-
17	-do-	A-03857/385660 dated 29-10-09	Rs. 1720000/-
18	Muhammad Jaffar Shah	A-03856/385541 dated 22-06-09	Rs. 525645/-
19	-do-	A-03857/385604 dated 20-08-09	Rs. 1329495/-
20	-do-	A-3857/385641 dated 12-09-09	Rs. 2168711/-
21	-do-	A-03857/385657 dated 29-10-09	Rs. 1830762/-
22	-do-	-do-	Rs. 894244/-
23	-do-	A-03861/386044 dated 07-06-10	Rs. 8500000/-
24	-do-	A-03861/386072 dated 17-06-10	Rs. 8769634/-

(iii) مذکورہ جیل کی انسپکشن متعدد بار جیل حکام اور (P&D/M&E) ڈیپارٹمنٹ نے کی ہے اور کام پر جو اعتراضات اٹھائے گئے تھے، ان میں سے کچھ کو مکمل کیا گیا ہے اور بعض پر کام جاری ہے۔ سال

2011-12 میں اس منصوبے کیلئے کوئی فنڈ میسر نہیں کیا گیا البتہ فاٹا کے 50% حصے سے 5.400 ملین روپے ریلیز ہوئے ہیں جو کہ ناکافی ہیں۔ فاٹا کا کل حصہ 132.19 ملین روپے بنتا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد علی خان: او جی۔ زۂ ستاسو په نوټس کښې راولم چه تاسو يو پاليسي جوړه کړئ نو په هغه حوالے باندے زۂ وايمه چه ما دوه ځله په ډسټرکټ جيل چارسده باندے کوئسچن جمع کړو او هيڅ جواب ئے رانغلو۔ هلته ډير بد تر حال دے، د ځومره قيديانو د پاره چه جيل جوړ دے، د هغوی نه پکښے يو په دوه نه هم زيات کسان دی، Even تر دے پورے جی چه د هغے په ديوال، د باتھ رومونو په ديوال هم خلق ځملی او اودۀ کيږی، دا بدقسمتی ده او ډير کهلاؤ ځائے دے ورسره، ډير ځائے ورسره دے او بيرکس پکښے جوړيږی نو زۂ ارشد عبد الله صاحب ته چه د خوش قسمتئ نه دوئ هم د چارسدے ضلعے دی نو هغوی ته وايم چه د چارسدے د سنټرل جيل د بحالئ بندوبست هم اوکړئ، هلته کښے يو ځو بيرکس جوړ کړئ چه خلقو ته سهولت وی۔

جناب سپیکر: ټھیک شوه۔ محکمہ جیل کا کوئی بھی آفیسر بیٹھا ہو، یہ فریش سوال ہے لیکن محکمہ جیل کا کوئی بھی آفیسر بیٹھا ہو تو بریک میں میرے آنریبل ممبر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، جن میں: ڈاکٹر ذاکر اللہ خان 22-02-2012؛ ثناء اللہ خان میانخیل 22-02-2012؛ غنی داد خان 22-02-2012؛ محمد انور خان 22-02-2012 اور مہر سلطانہ بی بی 22-02-2012 تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: يو منټ اودريږئ جی، يو منټ۔ جناب اکرم خان-----

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! زما ریکویسټ دے چه نن دا ایجنډا هم دا سے ده نو زما به هاؤس ته ستاسو په وساطت دا ریکویسټ وی چه دا زمونږ دا کوم Legislation دے ، دا به مونږه مخکښے اوکړو جی او بیا د هغے نه پس دا ایډجرنمنټ موشن دے ، په هغے باندے بحث کول غواړی نو زما خیال دے بیا به ټائم نه ملاویږی چه دا مونږه اوکړو۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! دوئ به د مونږ نه پس بیا راځی ؟

(قہقہے)

سینیئر وزیر بلدیات): نو راځو به نه، زما عرض واورئ، زۂ څه وایم، زما عرض هم دا دے ، زۂ وایمه چه دا باقی ایجنډا د 'سسپنډ' کړے شی او دا Legislation خو د یو منټ کار دے ، دا به مونږه اوکړو او بیا به په ایډجرنمنټ موش باندے خبره اوکړو ، نو ما خو دا وئیلی وو ، که ستاسو۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ستاسو خوښه ده جی ، د هاؤس خوښه ده چه څنګه تاسو وایئ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ما خو تاسو ته حق خبره اوکړه۔ زما دا ریکویسټ دے چه دا باقی ایجنډا به 'سسپنډ' کړو ، دا Legislation د دوه منټو کار دے ، د هغے نه پس به ایډجرنمنټ موشن واخلو۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: سر، دا یو کال اټینشن دے ، ډیر ضروری دے ، ډیر ضروری کال اټینشن دے ، د صوبے یو ډیر اهم بینک، د بینک آف خیبر په باره کښے ډیر ضروری کال اټینشن دے سر، دغه صرف واخلئ، بیا که کوئ نو دغه کړئ جی۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسټر صاحب۔

وزیر قانون: دغه ئے کړئ جی، زر به خلاص شی، زمونږ خو یو Bill lay کول دی، صرف په پندره بیس منټ کښے به ختم شی انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: نه، دا خو ستاسو هاؤس دے چه ستاسو څنګه مرضی وی، هغه شان به اوچلیږو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! مونږ به دا Legislation اوکړو، د هغے نه پس به ایډجرنمنټ موشن راولو نو په کهلاؤ زړهٔ به دا ټولے خبرے هم اوکړو او ټائم به هم مونږ ته ملاؤ شی او دا Legislation به هم پاس کړو۔ د هاؤس نه تپوس اوکړئ، زما دا ریکویسټ دے تاسو ته، باقی ستاسو خوښه ده۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سر، دا یو کال اټینشن واخلئ جی نو-----

جناب سپیکر: نه، کال اټینشن خو بیا یو نه شو اغستے، ټول به اخلو جی۔ تاسو هاؤس څه غواړئ، دا بشیر بلور صاحب چه څه وائی؟

سینیئر وزیر (بلدیات): سر، زما دا درخواست دے چه دا ایجنډا د 'سسپنډ' کړے شی او دا Legislation-----

جناب سپیکر: چه دا Legislation مخکښے واخلو، د هاؤس په دیکښے مرضی ده، دا تاسو غواړئ؟

جناب عبدالاکبر خان: جی دا اضافی ایجنډا ده۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اضافی ایجنډا نشته دے، څه دی؟

جناب عبدالاکبر خان: دا اضافی ایجنډا هم راغلے ده کنه جی۔

جناب سپیکر: هغه اضافی ایجنډا کښے دومره دغه دی، په دے باندے ډسکشن دے او یو څو دغه دی۔ دا وخت ضائع کیږی جی، ټائم ضائع کیږی۔

(شور)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب چه دا کوم تجویز پیش کړو، په دے باندے ستاسو نه رائے اخلم۔ څوک چه د دے په Favour کښے وی، هغوی 'Yes' اووایئ۔

Members: Yes.

جناب سپیکر: څوک چه د دے خلاف وی، هغه 'No' اووایئ۔

Members: No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ (خیبر پختونخوا)، مجریہ 2012 کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Honourable Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkwa, to please introduce before the House the National Disaster Management (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2012. Honourable Minister for Law, please.

<u>Minister for Law:</u> Thank you, Mr. Speaker. I wish to present before this august House the National Disaster Management (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2012. Thank you.

<u>Mr. Speaker</u>: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت قرآن پاک کی طباعت (طبعی و تحریری اغلاط کا اخراج)، مجریہ 2012 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Honourable Minister for Auqaf, Hajj, Religious and Minority Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Publication of the Holy Quran (Elimination of Printing and Recording Errors) Bill, 2012 may be taken into consideration at once. Honourable Minister, please.

<u>جناب نمروز خان (وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور)</u>: شکریہ، سپیکر صاحب۔ میں وزیر اوقاف، حج، مذہبی و اقلیتی امور معزز ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ Khyber Pakhtunkhwa, Publication of the Holy Quran (Elimination of Printing and Recording Errors) Bill, 2012 جو کہ گزشتہ اجلاس میں پیش کر چکا ہوں، کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Publication of the Holy Quran (Elimination of Printing and Recording Errors) Bill, 2012 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 12 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 12 stand part of the Bill; Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون بابت قرآن پاک کی طباعت (طبعی و تحریری اغلاط کا اخراج)، مجریہ 2012 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Auqaf, Hajj, Religious and Minority Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Publication of the Holy Quran (Elimination of Printing and Recording Errors) Bill, 2012 may be passed.

Minister for Auqaf: Thank you, Sir.

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: شکریہ سر۔ میں Khyber Pakhtunkhwa Publication of the Holy Quran (Elimination of Printing and Recording Errors) Bill, 2012 کو پاس کرنے کیلئے تحریک معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The Motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Publication of the Holy Quran (Elimination of Printing and Recording Errors) Bill, 2012 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مجلس قائمہ برائے قانونی اصلاحات کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, member of Standing Committee No. 2, on Law Reforms and Control on Subordinate Legislation, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee in the House, under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Mr. Speaker. On behalf of the Chairman, I wish to move under rule 185 (1) of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of report be extended and I may be allowed to present the report of the Standing Committee No. 2, on Law Reforms and Control on Subordinate Legislation in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable member of Standing

Committee No. 2, on Law Reforms and Control on Subordinate Legislation, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it May say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

جناب عبدالاکبر خان: یہ Presentation کیلئے-----

مجلس قائمہ برائے قانونی اصلاحات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: ابھی تو Extension دی گئی تو Presentation ابھی آرہا ہے۔ Mr. Saqibullah Khan, member Standing Committee No. 2, on Law Reforms and Control on Subordinate Legislation, to please present before the House the report of the Committee. Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، که یو منټ مو راکړو نو زهٔ به په دیکښے یو Addition کوم جی چه په دے کمیټئ کښے مونږ ته درے ایشوز مخامخ شوی وو جی۔ یو د ایجوکیشن ډیپارټمنټ د ډپټی سپیکر صاحب کال اټینشن نمبر 623 وو جی، دا د ETEA او د NTS test په باره کښے وو جی، د هغے سفارشات د کمیټئ د جانچ پړتال نه پس په دے رپورټ کښے دی جی۔ بل زمونږه آنریبل مشر عبدالاکبر خان صاحب د طرف نه په منرل ډیویلپمنټ ډیپارټمنټ کښے چه کوم Without Act ټیکسیشن وو جی، د هغے په باره کښے سفارشات دی جی او بیا اخرنے جی پراونشل سول سروسز د سیکرټریټ ګروپ 2002-05 او 2006، د هغے مینجمنټ ګروپ سفارشات هم په دیکښے دی سر۔ Sir, on behalf of the Chairman, I wish to present the report of the Standing Committee No. 2, on Law Reforms and Control on Subordinate Legislation, under rule 186 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, in the House.

Mr. Speaker: The report stands presented.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سپیکر صاحب! کیا یہ بہتر نہیں ہوگا؟-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس کو اگر ہم پاس کرنے کیلئے وہ تحریک بھی On the spot لے آئیں تو یہ بہتر نہیں ہوگا؟

Mr. Speaker: Why not?

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: ثاقب خان! پاڅئ کنہ۔

مجلس قائمہ برائے قانونی اصلاحات کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Saqibullah Khan, to please-----
Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir-----
Mr. Speaker: Move for adoption of the report.
Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir! On behalf of the Chairman, I wish to move for the adoption of the report of the Standing Committee No. 2, on Law Reforms and Control on Subordinate Legislation, under rule 186 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.
Mr. Speaker: Is it the desire of the House that that the report presented in the House may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ داخلہ و قبائلی امور کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Mr. Shah Hussain Khan, Chairman Standing Committee No. 13, on Home and Tribal Affairs Department, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee in the House under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Shah Hussain Khan, please.
Mr. Shah Hussain Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 13, on Home and Tribal Affairs Department, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.
Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Chairman of Standing Committee No. 13, on Home and Tribal Affairs Department, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ داخلہ و قبائلی امور کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Shah Hussain Khan, Chairman Standing Committee No. 13, on Home and Tribal Affairs Department, to please present before the House the report of the Committee. Shah Hussain Sahib, please.

Mr. Shah Hussain Khan: I beg to present the report of Standing Committee No. 13, on Home and Tribal Affairs Department, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Parvez Ahmad Khan, Chairman Standing Committee No. 7, on C & W, to please present before the House the report of the Committee. Parvez Ahamad Khan, please.

Mr. Parvez Ahmad Khan: Thank you, Sir. I beg to present the report of the Standing Committee No. 07, on Communication and Works Department, as referred by the House for reconsideration, on 15th March, 2010.

Mr. Speaker: It stands presented.

یکساں تحاریک التواء نمبر 304، 305 اور 308 پر قاعدہ 73 کے تحت بحث

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib, Akram Khan Durrani Sahib, Leader of the Opposition and Mufti Kifayatullah Sahib, to please start discussion on their identical adjournment motion No. 304, 305 and 308, already admitted for discussion, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

فرسٹ محمد جاوید عباسی صاحب لیکن اس سے پہلے میں ایک دو لفظ ضرور کہوں گا۔ کہاں ہیں مفتی کفایت اللہ صاحب اور اکرم خان درانی صاحب؟

جناب محمد جاوید عباسی: وہ آرہے ہیں سر، نماز پڑھنے گئے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: موؤرز نہیں ہیں سر۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

جناب عبدالاکبر خان: موؤرز نہیں ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: موؤرز موجود ہیں جی، نماز پڑھ رہے ہیں۔ مہربانی کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا کریں، ڈیفر کریں اور دوسرے دن پھر۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، نہیں، بالکل موؤرز موجود ہیں، نماز پڑھ رہے ہیں، جماعت کروا رہے ہیں مولانا صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: اس طرح ہم عبدالاکبر صاحب کو آج بھاگنے نہیں دیں گے۔

جناب سپیکر: موؤرز موجود ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی موجود ہیں جی، موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں ڈسکشن شروع کرتا ہوں جناب، اس وقت تک وہ پہنچ جائیں گے۔

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب عبدالاکبر خان سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: نماز کیلئے گئے ہیں دونوں تو وقفہ کریں۔

(شور)

جناب سپیکر: جی آنریبل جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ آپ کے اس سے پہلے مفتی صاحب تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، بالکل آ گئے ہیں، بالکل آ گئے ہیں، Endorse کرتے ہیں۔ اس پہ میں نے بھی ایک دو چار لفظ بولنا تھے لیکن پتہ نہیں میرا وہ پیپر کہیں Misplace ہو گیا۔

جناب محمد جاوید عباسی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میں آپ کا بہت مشکور ہوں اور حکومت کا بھی بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور خاص طور پر بشیر بلور صاحب کا جنہوں نے کہا کہ آج اس کو ایجنڈے میں پہلے لے لیں۔ جناب سپیکر، آج ہم جو بات کرنے جا رہے ہیں، یہ بہت سیریس بات ہے تو

جناب سپیکر، میں خود بھی کوشش کروں گا اور اپنے دوستوں کو بھی کہوں گا کہ یہ ایک بہت سیریس ڈسکشن ہم کرنے جارہے ہیں تو اس میں جناب سپیکر، ـ ـ ـ ـ ـ

جناب سپیکر: یہ کوشش کریں گے کہ مختصر بولیں تاکہ سارے پارلیمانی لیڈرز کو موقع ملے۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں بہت مختصر بات کروں گا۔ جناب سپیکر، ـ ـ ـ ـ ـ

جناب سپیکر: پارلیمانی لیڈرز خالی بولیں گے تو ان کو موقع دے دیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ ایڈجرنمنٹ موشن ہم اس سینیٹر، جو امریکن سینیٹر ہے، جس نے کانگریس میں یہ Bill introduce کروانے کیلئے یا ریزولیوشن لانے کی نہ صرف کوشش کی ہے بلکہ پورے سیکرٹریٹ سے ہو کر گزرا ہے اور وہاں ٹیبل ہوا ہے، جس میں جناب سپیکر، اس نے کہا ہے کہ بلوچستان کو علیحدہ ملک بنایا جائے۔ جناب سپیکر، اس سینیٹر کے اس اقدام سے پاکستان میں رہنے والے پاکستانی قوم کے ہر فرد کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور جناب سپیکر، یہ کوئی معمولی اور چھوٹی بات نہیں ہے کہ جس کو ہم Ignore کر دیں۔ جناب سپیکر، یہ پاکستان توڑنے کی بات کی گئی ہے اور دنیا کے سب سے بڑے فورم سے یہ بات اٹھی ہے اور اگر کوئی یہ سوچ رہا ہے کہ یہ ایک سینیٹر کی اپنی بات تھی اور اس نے کھڑے ہو کر کہا ہے تو ایسا نہیں ہے، امریکن ہمیشہ بہت سوچ کے بات کرتے ہیں اور یہ پاکستان کو ٹیسٹ کرنے کیلئے، واٹر ٹیسٹ کرنے کیلئے یا انہوں نے ہمارے جذبات کو دیکھنے کیلئے یہ بات وہاں سے کی ہے اور جناب سپیکر، ابھی کل ہی یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ لندن کے اندر کچھ لوگ، جن کا تعلق بلوچستان سے ہے، انہوں نے کہا کہ اس سینیٹر کے ساتھ ہمارا رابطہ ہے، کافی عرصے سے ہماری Negotiations ہو رہی ہیں اور وہ کئی دفعہ امریکہ سے لندن آیا ہے اور ہم سے Brief لے کر جاتا رہا ہے۔ جناب سپیکر، پچھلے تیس سالوں میں اس ملک، اس قوم، ان حکومتوں نے جتنی قربانیاں ان آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے دی ہیں جناب سپیکر، اس کی دنیا میں کوئی اور مثال نہیں ملتی۔ میں آج کوئی ایسی بات نہیں کروں گا جس سے ہاؤس کا ماحول خراب ہوتا ہو کیونکہ آج یہ ہماری جوائنٹ ریزولیوشن جائے گی اور مجھے پتہ ہے کہ بشیر بلور صاحب تیس سال پہلے والی بات بھی کہیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ تیس سال پہلے جس حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا، وہ اقدام بھی غلط تھا اور آج بھی جو کہہ رہے ہیں، وہ تیس سال پہلے بھی ہم نے کہا تھا کہ یہ جنگ ہماری ہے اور وہ غلطی تھی۔ جب جنگ ختم ہوئی تو انہوں نے اپنے مقاصد حاصل کئے۔ پاکستان کی اکانومی پر تیس لاکھ لوگوں کو چھوڑ کر چلے گئے اور کسی نے جناب سپیکر، پوچھا نہیں ہے اور پھر اب آج بھی اپنے مقاصد حاصل کرنے کیلئے، مگر اب یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ آج

بھی یہ جنگ ہماری نہیں ہے بلکہ یہ کسی اور کی جنگ ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے ہاں تو پتہ نہیں چلتا لیکن اب تو کچھ دن پہلے ثابت ہو گیا ہے کہ کچھ معاہدے بھی پرانی حکومت نے امریکن کے ساتھ کئے ہوئے تھے اور وہ معاہدے اب سامنے آنا شروع ہو گئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے، یہ جمہوری ملک ہے، اس کی چار اسمبلیاں ہیں، قومی اسمبلی اور سینیٹ۔ آج ہمارے ساتھ ایک بہت بڑا المیہ پہلے ہو چکا ہے، اس طرح ہمارا ایک بازو ہم سے پہلے جدا کیا گیا ہے اور آج پھر سازشیں شروع ہو گئی ہیں بلوچستان کیلئے اور بات کیا کرتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ وہاں انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، کہتے ہیں کہ ہیومن رائٹس کی Violation ہو رہی ہے۔ کیا یہ Violation ان کو کشمیر میں نظر نہیں آتا، کیا یہ Violation ان کو فلسطین کے اندر نظر نہیں آتا اور صرف ان کو بلوچستان میں، یہ بلوچستان کو توڑنے کی بات کہ علیحدہ ملک ہونا چاہیئے، یہ نہیں بلکہ جناب سپیکر، یہ پاکستان کو توڑنے کی بات کی گئی ہے اور پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی بات کی گئی ہے اور اس کے پیچھے اور بڑے مقاصد ہیں۔ اس اسلامی جمہوریہ پاکستان کو Nuclear State دیکھنا ان کی آنکھوں اور ان کے دلوں میں جناب سپیکر یہ بات کھٹکتی ہے۔ جناب سپیکر، یہ 56 اسلامی ممالک میں الحمدللہ واحد ملک ہے جس کے پاس، تمام حکومتوں نے اس کیلئے بڑی قربانیاں دی ہیں، اس قوم نے بڑی قربانیاں دی ہیں، ہمارے بچوں نے غربت اور لاچاری کی صورت میں بھی اپنا پیٹ کاٹ کر اس کام کیلئے کہ جناب سپیکر، اس کا جو دفاع ہے، وہ ناقابل تسخیر بنایا جائے اور آج مجھے یہ کہنے میں کوئی شرمندگی نہیں ہے کہ جناب سپیکر، بلوچستان کے اندر جو Insurgency چل رہی ہے، کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اس کے پیچھے بھی عالمی طاقتیں ہوں؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اپنا خواب پورا کرنے کیلئے آج بلوچستان کے اندر جو کھیل کھیلا جا رہا ہے، جو پیسے وہاں آ رہے ہیں، جو اسلحہ وہاں دیا جا رہا ہے، یہ بھی اب ہمیں دیکھنا ہو گا اور جناب سپیکر، ہمیں اس بات کو بہت Seriously لینا ہو گا کہ یہ کون لوگ ہیں، ان کے مقاصد کیا ہیں اور کیا چاہتے ہیں؟ جناب سپیکر، ابھی میں تیس سالہ تاریخ میں نہیں جاؤں گا، ان پانچ چھ سالوں میں جو قربانیاں اس ملک اور اس صوبے نے دی ہیں تو جناب سپیکر، 9/11 کے بعد اگر افغانیوں کا انہوں نے غصہ نکالنا تھا تو اس میں ہمارا اور پاکستان کا کوئی قصور نہیں تھا۔ جناب سپیکر، پھر آپ نے دیکھا کہ یہاں خون کی جو ہولی کھیلی گئی ہے، ہمارے جو بچے آج Disturbed ہیں، ہمارا لاء اینڈ آرڈر جو Disturbed ہے، آج ہمارے صوبے میں جو Insurgency چل رہی ہے تو جناب سپیکر، ایک لاکھ سے کہیں زیادہ ہمارے اس صوبے کے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں۔ آج ہماری اکانومی تباہ ہو گئی ہے اور پھر

بھی وہ ہم سے خوش نہیں ہیں اور پھر بھی آج یہ کہا جارہا ہے۔ جناب سپیکر، آج چار پانچ، چھ دن گزر گئے ہیں، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کا کوئی آدمی باہر آتا، وہاں کی وزیر خارجہ باہر آتی، وہ آکر بات کرتی اور پاکستانیوں کو ایڈریس کرتی کہ نہیں، یہ ایک Individual کا عمل تھا، ہم پاکستان کی سالمیت پر یقین رکھتے ہیں، یہ پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے اور اس میں ہم مداخلت نہیں کرتے۔ یہاں آپ نے دیکھا کہ ہماری چوکی پر آکر حملہ کیا گیا اور ہمارے جوانوں کو مار دیا گیا ہے اور پھر معافی مانگنے کیلئے بھی انہوں نے تیاری نہیں کی۔ ہوتا یہی ہے ہمارے ہاں اور نصف صدی سے زیادہ ہماری آزادی کی ہو گئی ہے، آج بھی ہم ڈرتے ہیں، آج ہم بات کرنے سے ڈرتے ہیں، آج بات اپنے لوگوں کے سامنے رکھنے سے ڈرتے ہیں۔ جب ہم کہتے تھے کہ یہاں بلیک واٹر ایجنسی کے لوگ آئے ہوئے ہیں، اس اسمبلی میں ہمیں ڈسکس کرنے دیں اور بتانے دیں کہ یہ لوگ کسی خاص مقصد کیلئے آئے ہوئے ہیں۔ یہ ہزاروں لوگ، جن کو ویزہ دے دیا گیا ہے اور یہ بلیک گاڑیوں میں گھومتے ہیں تو جناب سپیکر، اس ریجن میں یہ اگر اپنی کوئی Importance بنا رہے ہیں تو یہ کسی خاص مقصد کیلئے آرہے ہیں۔ اس وقت بھی کہہ رہے تھے کہ یہ بڑی غلط باتیں ہیں، اس کی ضرورت نہیں ہے اور اس کو ڈسکس نہ کریں، یہ سنٹر کا معاملہ ہے اور پھر آپ نے دیکھا کہ لاہور میں اسی بلیک واٹر ایجنسی کے ریمنڈ ڈیوس نام کے ایک آدمی نے کس طرح وہ معاملات کئے ہیں اور پھر وہ کس طرح زور کے ساتھ، (مداخلت) اس پہ بھی آئیں گے کہ کیسے چھوڑا گیا ہے، اس پہ بھی بات کریں گے انشاء اللہ اور۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> حکومت نے نہیں چھوڑا، سب۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> نہیں، پکڑا گیا ہے۔

(شور)

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> میں اس Controversy میں جناب نہیں آنا چاہتا۔ آج میں نے کہا تھا کہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کی طرف آجائیں جی، اس کی طرف آجائیں۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر کریں جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: مختصر یہی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری داخلی خود مختاری پہ حملہ ہوا ہے اور جناب سپیکر، ہمیں بہت سخت افسوس ہے کہ اس خاص مسئلے پر ہماری قومی اسمبلی اور سینٹ کا بھی اجلاس بلایا جاتا، وہ اجلاس فوری طور پر ہونا چاہیئے تھا اور یہ میسج جانا چاہیئے تھا پوری قوم کی طرف سے کہ ہمارے سیاسی اختلافات ہو سکتے ہیں، ہم سیاسی لوگ ہیں، ہمارے اپنے اپنے منشور ہوا کرتے ہیں لیکن اگر پاکستان کی آزادی اور پاکستان کی سالمیت پہ کسی نے وار کیا تو ہم سارے مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، اس میں شک نہیں کہ آج بلوچستان کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے اور بلوچی بھائیوں کے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا ہے، اس پہ بھی ہم شرمندہ ہیں اور ہمارے دل ان کیلئے بھی دکھتے ہیں۔ آج بلوچستان کے اندر بلوچی جائز طور پہ خفا ہیں، ہم سے وہ ناراض ہیں۔ کیا قصور تھا نواب اکبر بگٹی کا؟ ان کا صرف ایک قصور تھا کہ وہ ایک Pro Pakistani تھا اور پاکستان کی بات کرتا تھا مگر ان کو مارا گیا، اسلئے کہ انہوں نے ہمیشہ پاکستان اور اسلام آباد کی بات کی اور جب وہ وقت آیا تو پھر اس مارنے والے ڈکٹیٹر کو ریڈ کارپٹ کے ذریعے گارڈ آف آنر دے کر بھیج دیا گیا تو کیا اس پہ بلوچی خوش ہوتے، کیا بلوچیوں کے دل نہ دکھتے؟ جناب سپیکر، اب بات بہت آگے نکل گئی ہے، اب صرف اگر کوئی کہے کہ 'حقوق آغاز بلوچستان' سے معاملہ ٹھیک کر لیں گے تو یہ ممکن نہیں رہا۔ جناب سپیکر، مجھے اب بھی یقین ہے کہ اس صوبے کے لوگوں پر، بلوچی اور پختون جو آج بلوچستان کے اندر رہتے ہیں، وہ اس صوبے کے لوگوں پر آج بھی یقین کرتے ہیں، شاید کوئی اور جائے تو اس کی بات نہ مانیں۔ میری تجویز ہے کہ اس صوبے کے لوگ جس طرح سمجھیں، اس صوبے کے لوگوں کے زخم پر مرہم رکھنے کیلئے، ان کے ساتھ بات کرنے کیلئے ان کے پاس، ان کی بات شاید وہ آج بھی سننے کو تیار ہو جائیں، لہذا ہم سب کا ایک پیغام جانا چاہیئے کہ وہ ہمارے بھائی ہیں۔ شاید پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ اور اسلام آباد سے غلطیاں ہوئی ہیں کہ وہ آج دکھی بیٹھے ہوئے ہیں، آج وہ افسردہ ہیں۔ وہ چاہتے تھے کہ اس پاکستان اور اس ملک کے ساتھ رہنے کو، اور اب بھی چاہتے ہیں لیکن جناب سپیکر، ہمیں ان کے جو ایشوز ہیں، ان کو ایڈریس کرنا ہوگا۔ میری تجویز ہے کہ اب شاید فیڈرل گورنمنٹ یہ کام نہ کر سکے لیکن اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے سارے بڑے لیڈروں کو بھی ہماری درخواست ہے کہ وہ بھی سر جوڑیں کیونکہ یہ بات پاکستان کی ہے، یہ بات اس ملک کی ہے، یہ بات اس ملک کی خود مختاری کی ہے، یہ بلوچیوں اور وہاں کے رہنے والے پختونوں کی بات ہے، وہ ہمارے بھائی ہیں تو ہماری جو ساری بڑی لیڈرشپ ہے، وہ ان کے پاس جائے، ان

کے ساتھ بات کرے اور جاکر ان کو راضی کرے کہ ہاں، آپ کے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہیں لیکن ان زیادتیوں کا مطلب یہ نہیں لیا جاسکتا کہ کوئی دوسری طاقت پاکستان کے داخلی معاملات کے بارے میں فیصلہ کرے اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: دوسری قوت یہ کرے کہ ان کے حقوق کیا ہیں اور ان کو حق دیں، یہ ہم کسی کو اجازت نہیں دیں گے۔ جناب سپیکر، بشیر بلور صاحب نے ہمیں کہا تھا کہ ریزولیوشن ڈرافٹ کرکے لائیں تو وہ سارے پارلیمانی لیڈرز صاحبان کی ٹیبل پر ہم نے پہنچا دی ہے، وہ اپنی بات بھی کریں گے لیکن ہمارا ایک سخت میسج جانا چاہیئے کہ اس وقت تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ کوئی بڑا امریکن، ان کا پریذیڈنٹ یا ان کی وزیر خارجہ اس قوم کے لوگوں سے، ہمارے لوگوں کے جو احساسات مجروح ہوئے ہیں، ان سے معافی نہیں مانگیں گے تو اس وقت تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ Thank you very much, Mr. Speaker۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، تھینک یو۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن بھی آپ جلدی جلدی موو کرلیں۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، میں اپنے جذبات کو اس منظوم کلام میں پیش کرنا چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری پوری اسمبلی کے جذبات ہیں:

ے
کتنے بے درد ہیں صرصر کو صبا کہتے ہیں — کیسے ظالم ہیں کہ ظلمت کو ضیا کہتے ہیں
جبر کو میرے گناہوں کی سزا کہتے ہیں — میری مجبوری کو تسلیم و رضا کہتے ہیں
بزم زنداں میں ہوا شور سلاسل برپا — دہر والے اسے پائل کی صدا کہتے ہیں
ان کے ہاتھوں پہ اگر خون کے چھینٹے دیکھیں — مصلحت کیش اسے رنگ حنا کہتے ہیں
کل بھی حق بات جو کہنی تھی سر دار کہی — آج بھی پیش بتاں نام خدا کہتے ہیں
میری فریاد کو اس عہد ہوس میں ناصر — ایک مجذوب کی بے وقت صدا کہتے ہیں

جناب سپیکر، امریکہ نے سینٹ کے اندر جو قرارداد پیش کی ہے، اس سے پوری پاکستانی قوم ناراض ہے۔ میں کوشش کرونگا کہ میں پارٹی کیلئے نمبر سکور نہ کروں بلکہ میں قوم کے جذبات پیش کروں۔ چونکہ

جب ہم کوئی قرارداد لاتے ہیں تو پیپلز پارٹی کے ساتھی اور عوامی نیشنل پارٹی کے ساتھی اس کے اندر ترمیم کرتے ہیں۔ ہمیں ایک انتہا چھوڑنا پڑتی ہے، ان کو بھی ایک انتہا چھوڑنا پڑتی ہے، درمیان کی بات ہم کرتے ہیں تاکہ ماحول بھی ٹھیک رہے اور ایک متفقہ آواز چلی جائے، اس میں پھر کسی پارٹی کا جو مؤقف ہوتا ہے، وہ سامنے نہیں آتا تو ہم اس پارٹی کے مؤقف کو سامنے لانے کیلئے پھر آپ سے درخواست کرتے ہیں اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آج سے دو دن پہلے اخبارات کی جلی سرخیوں میں آپ کا بیان تھا اور آپ نے ایک محب وطن پاکستانی کی طرح اس پر اپنے غم وغصے کا اظہار کیا تھا، میں اس پر بھی آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، سلالہ چیک پوسٹ پر ایک واقعہ ہوا ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ 24 یا 26 فوجی شہید ہوئے۔ میں اپنی معلومات شیئر کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری معلومات کے مطابق دو سو فوجی شہید ہوئے لیکن میں حالات کے جبر کا شکار ہوں، مجھے 24 بتایا جاتا ہے تو میں 24 مانتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ سلالہ چیک پوسٹ پر جو کچھ کیا گیا، وہ دیدہ ودانستہ کیا گیا اور جب کہا گیا کہ آپ نے معافی مانگنی ہے تو معافی نہیں مانگی گئی۔ جناب سپیکر، جب یہ کہا گیا کہ نیٹو کی سپلائی کو بند کرنا چاہیئے تو نیٹو کی سپلائی کو طریقے سے کھول دیا گیا اور ہمارے جذبات کو ایک بار پھر مجروح کیا گیا۔ یہ بات تو قابل تحسین ہے کہ شمسی ائیر بیس خالی ہو گیا اور بون کانفرنس میں ہم نے شرکت نہیں کی لیکن میں آج یہ رونا روتا ہوں کہ وہ ہماری خارجہ پالیسی کا حصہ نہیں ہے، ایک واقعہ آگیا اور واقعہ چلا گیا ہے۔ جناب سپیکر، ہمیں یہ طے کرنا ہوگا کہ امریکہ ہمارا دوست نہ تھا، نہ ہے اور نہ رہے گا اور میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے قران مجید میں فرمایا ہے" **يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ ٱلۡيَهُودَ وَٱلنَّصَـٰرَىٰٓ أَوۡلِيَآءَ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلِيَآءُ بَعۡض**"، اے مسلمانو! یہود اور نصاریٰ آپ کے دوست نہیں ہو سکتے، یہ آپس میں دوست ہیں۔ آج **العیاذ باللہ**، یہ بات میرے منہ پہ آتی ہے کہ عیسائی اور یہودی، عیسائی جناب عیسیٰؑ کو خدا کہتے ہیں اور یہودی اس کو **العیاذ باللہ** ایک غلط نام سے اور لقب سے پکارتے ہیں اور ان کے درمیان کتنا بڑا اختلاف ہے؟ لیکن یہاں اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کیلئے دونوں ایک ہو گئے ہیں۔ جناب سپیکر، ایک عجیب بات ہے کہ مشرقی تیمور کیسے آزاد ہوا اور مجھے لگ رہا ہے کہ بلوچستان بھی خدانہ کرے خاکم بہ دہن ایسے آزاد نہ ہو جائے۔ مشرقی تیمور میں ایک میئر کے زیر انتظام ایک کونسل بنائی گئی، اس کونسل نے قرارداد پیش کی اور اس قرارداد کو یو این او والوں نے لیا اور امریکہ نے اس کی حمایت کی اور حمایت کرنے کے بعد آناً فاناً مشرقی تیمور ایک آزاد ملک بن گیا۔ جناب سپیکر، میں یہ شیئر کرنا چاہتا ہوں کہ امریکہ نے 2025ء کا ایک نقشہ دنیا کا شائع کیا ہے اور اس نقشے کے اندر،

معاف کیجئے، مجھے سو بار معاف کیجئے کہ اس نقشے میں پاکستان موجود نہیں ہے۔ وہاں سندھو دیش موجود ہے، وہاں 'گریٹر' بلوچستان موجود ہے، وہاں جناح پور موجود ہے، اس طرح کے نقشے موجود ہیں کہ وہاں پاکستان ایک دو ڈویژنز جو پنجاب کے ہیں، وہ چھوٹا سا پاکستان ظاہر کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ امریکہ باقاعدہ اپنا کام کر رہا ہے اور یہ اطلاعات آپ تک پہنچیں گی تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ پاکستان کو توڑنے کیلئے امریکہ باقاعدہ رقوم فراہم کر رہا ہے اور لوگوں کو تیار کر رہا ہے کہ آپ پاکستان کے خلاف بات کریں۔ جناب سپیکر، یہ ایسا نہیں ہے اور ایسے مواقع پر انہوں نے قرارداد پیش کی کہ جب میں دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہوں اور وہ پاکستان کا اتحادی ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں جو نقصان پاکستان کا ہوا ہے، وہ اصل فریقین کا نہیں ہوا ہے، وہ نہ افغانستان کا ہوا ہے اور نہ امریکہ کا ہوا ہے۔ جناب سپیکر، میں آج فورم پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس جنگ کے اصل فریق ہم نہیں ہیں، ہم پڑوسی ہیں، اس کا اصل فریق امریکہ ہے اور اس کا اصل فریق افغانستان ہے۔ آج افغانستان کی کرنسی ایک ضرب دو ہے، ہمیں دو سو روپے دے کر سو افغانی لینا پڑتے ہیں اور امریکہ کا ڈالر بہت راج کر رہا ہے اور مجھے 70ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ جناب سپیکر، آپ کو اندازہ ہے کہ ہمیں امداد کتنی دی گئی؟ ساڑھے چار ارب ڈالر۔ ہمارا نقصان 70 ارب ڈالر کا ہوا ہے اور ساڑھے چار ارب ڈالر دے کر ہمارے ساتھ مذاق کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، دہشت گردی کے مخالف جنگ میں ہمارے چالیس ہزار بے گناہ لوگ مارے گئے، دس ہزار لوگ Missing persons ہیں اور میں یہ بتاتے ہوئے شرم محسوس کرتا ہوں، پھر بھی بتا رہا ہوں کہ چار ہزار مدرسے اور مساجد گرائی گئی ہیں اور ان کے اندر جتنے قرآن مجید پڑے ہوئے ہیں، ان قرآن مجید کو نکالنے کیلئے کوئی انتظام نہیں کیا تو آج یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید کو جلایا گیا ہے، پھر ہماری یہ کونسی دوعملی ہے کہ گوانتاناموبے کے اندر قرآن مجید کی توہین ہوتی ہے تو وہاں تو شور کیا جاتا ہے اور بابری مسجد کے اندر توہین ہوتی ہے تو وہاں شور ہوتا ہے تو یہاں بھی شور ہونا چاہیئے، یہاں بھی لوگوں کو اٹھنا چاہیئے اور اپنے عقائد کی بات کرنی چاہیئے۔ جناب سپیکر، میں یہ بات بھی آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ جب امریکہ کی یہ قرارداد پاس ہوئی یا پیش ہوئی تو اس کے بعد پھر پوری دنیا کے اندر ہلچل مچ گئی ہے لیکن آج بھی ہمارے لوگ اس کو معمولی بات بنا کر اس طرف توجہ نہیں دے رہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر امریکہ کے، آج سلالہ چیک پوسٹ پہ ہم نے معمولی طور پر اپنی پالیسی تبدیل کی تو خودکش حملوں کے اندر کمی آگئی، بم بلاسٹس کے اندر کمی آگئی، لوگوں کے مرنے کی تعداد کے اندر کمی آگئی۔ یہ ہمارا بہت بڑا میسج تھا اور یہی میسج

تھا کہ اگر ہم امریکہ کا اتحاد چھوڑ دیں تو ہمیں کوئی نہیں کھائے گا، ہمارا ملک پرامن ہو جائیگا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ، یہ میری تقدیر کے کاتب نے پاکستان میں گولی کیوں لکھی ہے، تقدیر کے کاتب نے میرے لئے شہیدوں کا تحفہ کیوں لکھا ہے، یہ گھن گرج کیوں آگیا ہے، یہ بم بلاسٹس میرے اس صوبے کی بدبخت تقدیر کے اندر کیوں آ گئے ہیں؟ جناب سپیکر، تقدیر کے کاتب نے نہیں لکھا، یہ ہماری کمزور خارجہ پالیسی نے لکھ لیا ہے، آج وہ صوبہ جو کبھی امن کا گہوارہ تھا، آج وہ امن کا گہوارہ نہیں ہے، آج یہاں پہ لوگ Investment کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں، لوگ بھاگ رہے ہیں، لوگ چلے گئے ہیں اور جارہے ہیں۔ جناب سپیکر، ہمیں اپنی Policy revisit کرنا پڑے گی اور ہمیں اپنی پالیسی میں یہ بتانا ہوگا کہ ہم امریکہ کے غلام نہیں ہیں، ہم امریکہ کے ساتھ باوقار اتحاد اور امریکہ کے ساتھ تعلقات تو قائم کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم کسی کے باپ کے نوکر نہیں ہیں۔ سن 47ء میں یہ ملک آزاد ہوا ہے تو یہ ملک بطور امریکہ کی کالونی کے آزاد نہیں ہوا۔ (تالیاں) اس وقت بھی بتایا تھا کہ یہ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ کی بنیاد پر آزاد ہوگا اور یہ بتایا تھا کہ دو قومی نظریئے کی اساس پر یہ بن جائے گا۔ ہم نے جناب سپیکر، پوچھا تھا کہ دو قومی نظریہ کیا ہے؟ تو انہوں نے یہ جواب دیا تھا کہ دو قومی نظریہ یہ ہے، فمن کان منکم کافر و من کان منکم مومن، کہ مسلمانوں کی الگ ایک سٹیٹ ہونی چاہیئے اور آج دو قومی نظریہ کی بات اور اس اساس پر بننے والے ملک میں ہمیں امریکہ کا غلام بنایا گیا ہے۔ نہیں، یہ قوم باوقار قوم ہے، یہ عزت والی قوم ہے، یہ غیرت والی قوم ہے اور یہ قوم طے کرے گی کہ انشاء اللہ پاکستان امریکہ کی کالونی نہیں بلکہ یہ مدینہ کی کالونی بن کر رہے گی انشاء اللہ العزیز۔ (تالیاں) جناب سپیکر، اتنی بڑی قربانی کے بعد چاہیئے تو یہ تھا کہ ہمیں انعام دیا جاتا لیکن امریکہ کا انعام جوتی مارنا ہے، سو پیاز اور سو جوتی کا واقعہ دہرایا گیا۔ امریکہ کا یہ انعام ہے کہ وہ ہمارے مقابلے میں بھارت کو ترجیح دے رہا ہے، وہ خطے کی قیادت بھارت کو دینا چاہتا ہے، چاہیئے تو یہ تھا کہ اتنی قربانی ہم نے دی ہے، ایثار کیا ہے تو ہمیں سلامتی کونسل کی رکنیت دینا چاہیئے تھی، ہمارے پاکستان کو عظیم سے عظیم تر پاکستان بنانے میں ہماری مدد کی جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا، بہت افسوس ہے۔ اگر آج بھی ہم آنکھیں بند کر کے امریکہ کے اتحادی رہیں گے تو ہم قوم کو مزید دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر، مجھے معاف کیجئے، ایک ہماری اسٹیبلشمنٹ کا مؤقف ہے اور ایک ہمارے عوام کا مؤقف ہے، اسٹیبلشمنٹ کے مؤقف اور عوام کے مؤقف میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جب جنرل مشرف کی حکومت تھی اور اس نے امریکہ کا ساتھ دیا، اس کے بعد قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے انتخابات ہوئے ہیں، لوگوں نے پیپلز پارٹی

کو ووٹ دیئے ہیں، لوگوں نے مسلم لیگ (ن) کو ووٹ دیئے ہیں، لوگوں نے جمعیت علماء اسلام کو ووٹ دیئے ہیں تو یہ تمام ووٹ اس بات کے غمازی تھے کہ مشرف کی پالیسی کو جاری نہ رکھا جائے۔ جناب سپیکر، ایک آدمی کا ایوان صدر سے نکلنا میرے دکھوں کا مداوا نہیں ہے، پالیسی وہی چل رہی ہے، اگر اسی پالیسی کو چلایا گیا تو آج ہم قوم کے سامنے کیا جواب دینگے؟ ہماری قوم ایسی نہیں ہے، ہماری قوم جرات والی قوم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ نماز کا وقت ہے، اس پر بہت کچھ بولا جاسکتا تھا لیکن ہمارے حکمران نماز کے بعد آتے نہیں ہیں اور دو تین دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ہم نماز پڑھ کر یہاں تسبیح پڑھ رہے تھے، ہم تسبیح پڑھتے رہ گئے اور ہمارے حکمران ساتھی نہیں آئے۔ جناب سپیکر، میری تجویز یہ ہے کہ امریکہ کے اتحاد سے فوراً نکلا جائے، میرا مطالبہ ہے۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ایران، افغانستان اور پاکستان کی جو سہ فریقی کانفرنس ہوئی ہے، یہ وقت پر ہوئی ہے اور یہ ٹھیک ہے۔ میں روس کو اور امریکن مخالف تمام بلاک کو دعوت دینا چاہتا ہوں کہ اس پہ آئے اور اس دنیا کو یک محوری نظام نہ بنائے، خدا کیلئے مظلوموں کو امریکی تھانیدار کی گود میں نہ پھینکا جائے کہ وہ جسے چاہے ذبح کرے، ایسا نہ ہو جائے، لہذا میں مطالبہ کرتا ہوں کہ امریکہ کے اتحاد سے نکلا جائے، نیٹو کی سپلائی بند کر دی جائے، شمسی ائیر بیس خالی کرایا گیا ہے، امریکہ کے باشندوں کی کڑی نگرانی کی جائے اور مشکوک سرگرمیوں میں جو امریکی ملوث ہیں، ان کو پاکستان سے ناپسندیدہ قرار دے کر نکال دیا جائے۔ جناب سپیکر، میں آپ کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی، شکریہ۔ حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> جناب سپیکر!

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> شکریہ جناب سپیکر، میں آپ کا-----

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> جناب سپیکر! قرارداد پاس کرنے سے پہلے ہم بھی حکومت کی طرف سے اپنا مؤقف پیش کرنا چاہتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ دو دو منٹ لے لیں گے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! قرارداد پیش کریں؟

<u>جناب سپیکر:</u> آپ لوگ بولنا نہیں چاہتے، ٹھیک ہے-----

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، بس پھر قرارداد پیش کریں قرارداد۔ نہیں، قرارداد پیش کریں نا۔

جناب بشیر احمد بلور { سینیئر وزیر (بلدیات) }: نہیں نہیں، ہم اس پر بات کرتے ہیں، اس کے بعد قرارداد پیش کرتے ہیں نا۔ یہ اب ان دونوں نے بولا ہے تو ہم بھی کچھ بولیں تو صحیح ہے نا، ہم بھی تو باتیں تھوڑی بہت کر لیں نا جی۔

جناب سپیکر: پہلے ان کو بولنے دیں۔ قلندر خان لودھی صاحب، دو منٹ جی، صرف دو منٹ۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جاوید عباسی صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے یہ تحریک التواء لائی اور اس کے بعد پھر اس کو قرارداد میں آپ نے چینج کیا ہے لیکن ابھی انہوں نے جو باتیں کی ہیں اور ان کے بعد مولانا صاحب، مفتی صاحب نے جو بات کی ہے تو میں زیادہ Repetition میں نہیں جاؤنگا۔ جناب سپیکر، ہمیں جذباتی باتوں سے زیادہ پریکٹیکل کام کرنا ہوگا، سوچنا ہوگا کہ کون کہاں تھا، کس سٹیج پر تھا، کس سیٹ پر تھا، کس کی گورنمنٹ تھی اور کس نے کیا کیا؟ وہ وقت تھا سوچ کا، اب تو اگر ہم یہ سوچیں کہ یہود یا نصاریٰ ہمارے دوست ہو جائیں گے تو یہ تو کبھی ہو نہیں سکتا۔ امریکہ کو جو تکلیف ہوئی ہے، وہ ہمارے ملک پاکستان کی گورنمنٹ نے ایک بہت ہی جرات مندانہ اقدام کیا ہے کہ شمسی ائیر بیس کو بند کیا اور اس کے بعد ان کی نیٹو سپلائی بند کی، اس کا ان کو بڑا دھچکا لگا ہے اور اس شکل میں ہماری قوم کا ٹیسٹ لے رہا ہے اور یہ ایک قرارداد انہوں نے اپنے نمائندگان کے Through پیش کی اور اب اس کو کانگریس میں پیش کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ان کا جو سفیر ہے، وہ ہمیں طفل تسلیاں دے رہا ہے کہ نہیں، یہ یہ نہیں ہے۔ پہلے بھی ایسا ہی ہوتا رہا ہے کہ امریکہ کی کانگریس میں ایک سال میں چار ہزار قراردادیں آئی ہیں اور اس میں 91 بل یا قراردادیں پاس ہوئی ہیں اور اس دفعہ 435 کے ایوان میں صرف تین آدمیوں نے اس کو پیش کیا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ تین نے بھی کیوں پیش کی، یہ پیش کیوں کی اور انہیں کیا تکلیف ہے؟ لیکن اس سے پہلے ہم نے اپنے گریبان میں جھانکنا ہے، جیسا کہ ابھی میرے بھائی نے بات کی کہ بلوچستان کے جو ہمارے لوگ برطانیہ میں ہیں، ان کے پاس وہ آتا ہے امریکہ سے، اور ان سے وہ انکوائری کرتے ہیں اور ان سے انفارمیشن لے کر جاتے ہیں تو وہ بلوچستانی کون ہیں، کیا وہ پاکستانی نہیں ہیں، کیا ان کی پاکستانی سوچ نہیں ہے؟ اس کے بعد آج دو، چار، پانچ دن سے جو بیانات آ رہے ہیں، کتنے ذمہ دار لوگوں کے بیانات آ رہے ہیں۔ ہم امریکہ سے تو گلہ کرینگے، وہ تو بالکل ہم اس کو Condemn کرتے ہیں، جو انہوں نے کیا اور ساری قوم کے ساتھ ہم احتجاج میں ہیں لیکن یہ جو ہمارے بڑے ہیں، وہ جو بیانات دے رہے ہیں، وہ اب بلوچستان کی محرومیاں گنتے ہیں، وہ خود جب اقتدار میں تھے میرے جمالی صاحب، ظفر

جمالی صاحب تھے، میرے خیال میں پورے کا پورا، جس طرح اب ہمارے وزیر اعظم ہیں، ان کے حلقے میں اور ان کے صوبے میں فنڈز زیادہ جاتا ہے اور ان کے حلقے میں فنڈ جاتا ہے تو اس طرح کی یہ ہماری Tradition بنی ہوئی ہے کہ جو وزیر اعلیٰ ہوتا ہے، ان کے ہاں بھی اس طرح ہوتا ہے، تو ظفر جمالی صاحب جب تین سال وزیر اعظم تھے تو وہ تو بلوچستان میں بہت کچھ لے گئے اور اس کے بعد اتنا Scattered area، اتنا Vast area ہے بلوچستان، اس کی Scattered آبادی ہے تو اس کیلئے بہت کچھ پاکستان کر رہا ہے، وہ ہمارے بھائی ہیں، وہ ہمارے دل کے ٹکڑے ہیں۔ پختون اور بلوچی ایک ہیں اور ہم نے ایک ہو کے رہنا ہے لیکن اس میں یہ نہیں کرنا کہ اب ہم یہاں جتنی بھی مذمت کرینگے، جتنا بھی ہم کہیں گے کہ بلوچستان کو محروم رکھا گیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم امریکہ کی سپورٹ کر رہے ہیں، امریکہ نے چونکہ اس وقت اس ایشو کو اٹھایا ہے تو اس وقت ہم امریکہ کے خلاف بولیں گے۔ بلوچی ہمارے بھائی ہیں اور بلوچیوں کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی پاکستان کیلئے سوچیں کہ یہ ہمارے دشمن ہیں اور دشمن کبھی اپنا نہیں ہو سکتا اور یہ کہ یہ پاکستانی ہمارے بھائی ہیں، یہ پاکستان ہمارا ملک ہے، یہاں ہماری انڈسٹری ہے اور اس کیلئے ہم سب کچھ کرینگے۔ سپیکر صاحب، اسلئے میری آپ سے یہ گزارش تھی کہ ابھی اس کے بعد جتنی بھی باتیں ہوتی ہیں، ٹھیک ہے اس میں ہماری گورنمنٹ کے دو ہزار میں سے دو سو آدمی شہید ہو گئے، جو چیک پوسٹ بتائی ہے، یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے یا ہمیں کیسی انفارمیشن ملی، کس کو کیسی ملی؟ وہی بات قوم کے سامنے، ہم کبھی کبھی میڈیا پر کہتے ہیں کہ میڈیا والے اتنا زیادہ سچ لکھتے ہیں، اتنا کرتے ہیں اور قوم بڑی مایوس ہو جاتی ہے۔ ہم اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھتے ہیں اور بعض اوقات گورنمنٹ کی پالیسی ہوتی ہے کہ قوم کو اتنا زیادہ غمزدہ اور پریشان نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ بعض چیزیں قوم سے چھپائی جاتی ہیں۔ نقصان بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن ملک کے Policy matters بھی ہونگے تو وہ بھی چلیں۔ اب یہ ہے کہ ادھر تو ہمارا ہر ایک مسلمان بچہ اور پاکستانی بھی ان کا دشمن ہے، ان کو کون چاہتا ہے؟ انہوں نے تو ابھی سے نہیں بلکہ ازل سے، آج سے نہیں، پہلے دن سے وہ یہ برداشت کر سکتا ہے کہ پاکستان ایٹمی پاور بنے؟ اور یہ جو کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے تو جناب سپیکر، اگر ہم اپنی چادر کے اندر رہتے، اپنے پیٹ کو سنبھال کے رکھتے، اپنی عیاشیوں کو بند کرتے، ہمارے حکمران اور عام لوگ بھی یہ کوشش کریں کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے، اس پر ہی ہم اپنے آپ کو خودکفیل سمجھیں اور جب اس سے کچھ مانگیں گے نہیں تو ان کو آنکھ بھی دکھا سکتے ہیں، ان کو دفع بھی کرینگے اور ان کو نکالیں گے بھی لیکن پھر ان سے کچھ نہ مانگیں اور اگر ان سے مانگیں گے تو پھر ہمارا یہی حال

ہوگا کہ اس طرف ہمارا ٹیسٹ ہے، قوم کا ٹیسٹ ہے۔ میری ریکویسٹ ہے تمام قوم سے کہ ہم سب ایک ہیں، بلوچی ہمارے بھائی ہیں، بلوچستان والے ہماری جان ہیں، ہم سب ان پر قربان ہیں، ہم سب ایک ہیں اور سب امریکہ کے خلاف ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی، تھینک یو۔ اب جناب آنریبل سینیئر منسٹر، بشیر بلور صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: Thank you very much, Mr. Speaker۔ سر، مولانا صاحب تو نہیں ہیں مفتی صاحب، میں توان کیلئے اتنا ہی کہونگا کہ:

ے اتنی نہ بڑھا پاکئ داماں کی حکایت دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

سپیکر صاحب، آج میں فخر سے کہتا ہوں اور شکر ہے خدا کا کہ میرے بڑے اچھے اچھے دوستوں نے یہ کہا کہ ہم نے غلطیاں کی ہیں اور ہمارے بزرگوں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ یہ روس اور امریکہ کی جنگ ہے مگر انہوں نے اس کو جہاد قرار دیا تھا اور آج اگر روس موجود ہوتا، اگر آج سویت یونین ہوتا تو میرے خیال میں آج امریکہ کو یہ جرات بھی نہ ہوتی کہ وہ افغانستان پہ قدم رکھتا۔ (تالیاں) آج امریکہ کو جرات نہ ہوتی کہ وہ عراق میں جا کر قدم رکھتا، آج امریکہ کو جرات نہ ہوتی کہ ہمارے بلوچستان کے خلاف وہ قرارداد پیش کرتا۔ جس وقت ہم یہ بات کرتے تو اس وقت ہمیں غدار کہا جاتا تھا اور کہتے تھے کہ یہ اسلام کی جنگ ہے۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ ہمارے بلوچستان کے بارے میں جو کچھ بھی انہوں نے کہا ہے، اس کی ہم مذمت کرتے ہیں اور ہم یہ فخر کرتے ہیں کہ ہم نے ہمیشہ اپنی مٹی کی حفاظت کی بات کی ہے اور آپ تو کہتے ہیں کہ امریکہ کو Condemn کریں، میں کہتا ہوں کہ ہمارے ملک کی طرف جو بھی میلی آنکھ سے دیکھے گا، ہم ان کی آنکھیں نکال لیں گے۔ (تالیاں) ہم ایسی بات نہیں کرتے کہ ہم کسی کے ایجنٹ ہیں اور ہم فخر سے یہ بات کرتے ہیں کہ کسی بھی لیڈر نے اس وقت بات نہیں کی، جس وقت ہمارے سلالہ میں پاکستانی عوام شہید ہوئے تو میرا لیڈر اٹھا اور اس نے کہا کہ ہم مذمت نہیں کرینگے بلکہ ہم مزاحمت کرینگے اور مزاحمت کی وہ بات تھی کہ آج شمسی ائیر بیس ہماری وجہ سے خدا کے فضل سے بند ہوا ہے، آج ہماری وجہ سے ان کے کنٹینرز بند ہوئے ہیں، آج ہماری وجہ سے بون کانفرنس میں ہمارا نمائندہ نہیں گیا ہے، تو ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اس مٹی کے وہ ہیں، اس مٹی کے ہم وفادار ہیں اور ہم نہ کسی کی، چاہے سویت یونین ہو، چاہے امریکہ ہو اور جب امریکہ سے ڈالر آتے تھے تو امریکہ ہمارے لئے بہت بڑا، لودھی صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارا بچہ بچہ امریکہ کا دشمن تھا، اس وقت کب دشمن تھا، جب ڈالر

آ رہے تھے اور جہاد ہو رہا تھا تو سارے لوگ امریکہ کی تعریفیں کرتے تھے مگر اس وقت ہم کھڑے تھے اور ہم نے کہا کہ امریکہ اس ملک کو تباہ کریگا، ہمارے ملک کو بھی تباہ کریگا اور خان صاحب نے اس وقت کہا تھا ضیاء الحق کو کہ "Your over enthusiasm to destabilize Afghanistan, you are going to destabilize your own country" آج ضیاء الحق کا بویا ہوا ہم کاٹ رہے ہیں، آج ہمارے بچے مر رہے ہیں اور ہمیں یہ کہا جا رہا ہے کہ جنگ ہماری نہیں ہے۔ جس وقت 'یوٹرن' پرویز مشرف نے لیا تھا تو آپ لوگ ان کے ساتھ حکومت میں موجود تھے اور ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ یہ غلط ہے مگر آج میرے بچے مر رہے ہیں، آج میری مساجد میں دھماکے ہو رہے ہیں، آج ہمارے قرآن کریم کی بے عزتیاں ہو رہی ہیں، آج ہمارے ہسپتالوں میں بلاسٹس ہو رہے ہیں، آج ہمارے سکولوں میں بلاسٹس ہو رہے ہیں، آج میرے بازاروں میں بلاسٹس ہو رہے ہیں تو اس وقت اسلئے میں کہتا ہوں کہ یہ جنگ آج ہماری ہے اور ہم نے اس جنگ کو انشاء اللہ ہر ایک دہشت گرد سے، جب تک ہم زندہ ہیں، دہشت گرد کا باپ بھی ہمارے ملک میں Interference نہیں کر سکے گا (تالیاں) اور میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جنگ ہماری ہے اور ہم دہشت گردوں سے اس وقت تک جنگ کرینگے جب تک وہ ہماری حکومت کی Writ نہیں مانیں گے۔ آج کہتے ہیں کہ اسلام کی جنگ ہے، کونسا اسلام کسی کو اجازت دیتا ہے؟ جب میرے مینا بازار میں بلاسٹ ہوا تھا تو ایک سو بیس لوگ شہید ہوئے تھے، میری ماؤں اور بہنوں کے کپڑے اتر گئے تھے اس بلاسٹ کی آگ کی وجہ سے اور میں نے جا کر ان پر بوریاں ڈال کر ان کا شرم میں نے چھپایا تھا۔ سپیکر صاحب، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ میرے بچوں کو کیوں مار رہے ہیں کہ جب یہ میری جنگ نہیں ہے اور یہ جنگ تو میری نہیں تھی مگر ان کا پرویز مشرف جو وردی میں تھا، اس نے یہ جنگ میری بنا دی۔ اس وقت ولی خان نے بھی کہا تھا کہ یہ جنگ ہماری نہیں ہے، یہ روس امریکہ کی جنگ ہے تو اس وقت انہوں نے وہاں پر جہاد بنایا تھا اور انہوں نے اس وقت کہا تھا کہ یہ جہاد ہے تو سپیکر صاحب، ہم یہ کہتے ہیں کہ حالات کو دیکھ کر بات کریں، سیاست اتنا آسان کام نہیں ہے کہ اب ہر ایک اٹھ کر سیاست پہ بات کرے؟ آج میں اور کیا کہوں کہ باچا خان اور ولی خان کی جو سیاست تھی خدا کے فضل سے اب دنیا وہی سیاست مانتی ہے۔ ہم جب کہتے تھے کہ ہندوستان سے بات چیت کریں تو بڑے بڑے لوگ کہتے تھے کہ ایک ہزار سال تک لڑیں گے، گلی گلی لڑیں گے، کوچہ کوچہ لڑیں گے، پھر جس وقت ولی خان صاحب کہتے تھے کہ ہندوستان کے ساتھ بات چیت کریں تو ہمارے لوگ کہتے تھے کہ لال قلعہ پر سبز جھنڈا لگائیں گے اور کچھ ایسے لوگ بھی

تھے جو کہتے تھے کہ 'کشمیر بزور شمشیر' ، مگر آج خدا کے فضل سے پاکستان کا کوئی لیڈر ایسا نہیں ہے جو کہتا ہے کہ کشمیر ہم زور سے لیں گے اور کہتے ہیں جی کہ بات چیت سے مسئلہ حل کریں۔ ہماری لیڈر شپ نے جو باتیں تیس سال پہلے کہی تھیں، خدا کے فضل سے آج وہی باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ امریکہ نے ہمارے بلوچستان کے علاقے میں جو بات کی ہے، ہم اس کی مذمت کیا بلکہ مزاحمت بھی کریں گے اور کی بھی ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر بلوچستان ناراض ہو تو پاکستان بھی نہیں رہے گا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بلوچستان میں ہماری جو سات سو کلو میٹر بندرگاہ ہے تو سب دنیا کی نظریں اس پہ ہیں۔ ہم کبھی بھی ایسی جرات کسی کو نہیں ہونے دیں گے کہ ہمارے ملک یا ہمارے ملک کے جسم کے ایک بازو کو کوئی علیحدہ کر سکے، چاہے وہ امریکہ ہو، چاہے وہ اور کوئی بھی ہو، چاہے وہ روس ہو، چاہے وہ کوئی بھی ہو، ہم اس کی مخالفت کریں گے مگر اتنی بات ہے کہ خدا کا شکر یہ ہے کہ آج میرے بھائیوں نے غلطی تسلیم کی ہے کہ ان سے غلطیاں ہوئی ہیں اور میں فخر سے کہتا ہوں کہ ہماری جو قیادت ہے، انہوں نے ہمیشہ ایسی بات کی ہے جو ساری دنیا نے بعد میں مانی ہے۔ سپیکر صاحب، زیادہ حالات جو خراب ہوئے تو وہ اس سے ہوئے کہ بگٹی صاحب اس وقت جب شہید ہوا تو کسی نے کہا تھا کہ ایسا راکٹ ماروں گا جس کا پتہ ہی نہیں چلے گا کہ کہاں سے آیا ہے؟ ان کو شہید کیا اور اس کے بعد آج اس کا وہ نواسہ شہید ہوا ہے، اس کا جو نواسہ شہید ہوا، اس کی وجہ سے، بلوچوں میں اور پختونوں میں تو بڑی روایات ہیں، اگر ان کی بیویوں کی طرف یا ان کے بچوں کی طرف جو بھی آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے تو وہ کسی کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تو میں مرکزی حکومت سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ صرف معافیوں سے فیصلہ نہیں ہو گا، خدا کیلئے اس کو بڑا سیریس لے اور تمام پولیٹیکل پارٹیز کو اپنے ساتھ لے، ان کو ملوا دے اور ہمارے جو بھائی باہر ہیں، ان سے بھی بات چیت کرے، ان کو بھی پاکستان واپس لائے، ان کیلئے عام معافی کا اعلان کرے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکالے۔ بلوچستان کا مسئلہ اتنا آسان بھی نہیں ہے، میں اب اگر تاریخ کی طرف جاؤں تو پھر بہت بڑی بات آ جاتی ہے۔ جس وقت مینگل حکومت توڑ دی گئی تو اس وقت سے یہ حالات خراب ہوئے اور اس وقت سے کہ جب یہ فوج وہاں گئی تو فوج نے وہاں پر یہ حالات پیدا کئے، فوج کا تو کام ہے فائر کرنا، فوج کا تو کام ہے جنگ کرنا، اسلئے میں یہ کہتا ہوں کہ وہاں پولیٹیکل پراسس کو ترجیح دی جائے، فوج کو بیرکوں میں بھیجا جائے اور کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس سے ان کے پرابلمز جو ہیں، ان کو اور زیادہ Problematic بنائے۔ وہاں جو قتل عام ہو رہا ہے، وہاں ہر روز لوگوں کو جو اٹھایا جا رہا ہے، وہاں لوگوں کو بغیر پوچھے قتل کر کے ان کی

لاشیں پھینکی جاتی ہیں تو 'ری ایکشن' ہر جگہ ہوگا۔ میری درخواست ہوگی فیڈرل گورنمنٹ سے ہماری اسمبلی کی وساطت سے، ہماری قرارداد بھی Unanimous انشاء اللہ آئے گی تو میں یہ کہتا ہوں کہ بیٹھ کر بات چیت کریں اور اس مسئلے کا حل نکالیں، ورنہ خدانخواستہ اگر حالات ایسے رہے، میں یہ بھی کہتا ہوں کہ امریکہ کی جو قرارداد ہے، اس کی کوئی Value بھی نہیں ہے، انشاء اللہ یہ قرارداد فیل ہوگی اور امریکہ میں جس نے یہ قرارداد پیش کی ہے، اس کا منہ انشاء اللہ کالا ہوگا۔ ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ ابھی میں کیا کروں، ختم کروں اجلاس؟ آپ لوگوں نے کوئی-----

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، تو Rules suspension کیلئے کوئی درخواست آپ-----

(شور)

قاعدہ کا معطل کیا جانا

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! رول 124 کو 'سسپنڈ' کیا جائے اور ہمیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members and Ministers to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Members and Ministers are allowed to please move their resolution.

Senior Minister (Local Government): Thank you very much, Mr. Speaker-----

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر ایک بندہ-----

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): میں سب کے نام لے لیتا ہوں۔ جناب عبدالاکبر خان صاحب-----

جناب سپیکر: ایک منٹ، یہ جو نام ہیں نا، اس میں بشیر احمد بلور صاحب، عبدالاکبر خان، جاوید عباسی صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب، حافظ اختر علی صاحب، اکرم خان درانی صاحب-----

سینیئر وزیر (بلدیات): وہ ہیں ہی نہیں۔

جناب سپیکر: وہ تو ہیں ہی نہیں، لیڈر آف دی اپوزیشن، حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): وہ بھی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ صاحب۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): وہ بھی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: عبدالستار خان صاحب ایم پی اے، ان کی طرف سے یہ قرارداد بشیر بلور صاحب پیش کریں یا۔

(قطع کلامی)

مفتی کفایت اللہ: نہیں جناب سپیکر، ہم الگ الگ پیش کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: بس سب ہوگئے ہیں نا؟

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! یہ جو لوگ موجود نہیں ہیں، ان کے بارے میں آپ کیا رولنگ دینگے؟

مفتی کفایت اللہ: ہم بھی وہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، میں کہتا ہوں کہ جو موجود۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! آپ نے تو نماز خود پڑھ لی اور ہمیں گنہگار کر رہے ہیں۔ آپ چپکے چپکے گئے اور ہمیں بتایا بھی نہیں۔ جی بس، ایک بندہ پیش کرے۔ جناب بشیر بلور صاحب! جلدی جلدی۔

مذمتی قرارداد

امریکی کانگریس میں بلوچستان کے حوالہ سے قرارداد

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ کہ امریکی کانگرس میں بلوچستان کو الگ ملک بنانے کے حوالے سے جو قرارداد پیش کی گئی ہے، وہ پاکستان کی سالمیت، خود مختاری اور قومی سلامتی کے خلاف ایک گھناؤنی سازش ہے، جس میں بلوچوں کو ماورا، ماورائے عدالت قتل کرنے، ان کے ساتھ سیاسی اور نسلی۔۔۔۔۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: ماورائے عدالت۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بس خیر دے، زما اردو مہ تھیک کوہ، ما تہ پتہ دہ چہ تۂ خومرہ اردو دان یے؟ وہ پاکستان کی سالمیت، خود مختاری اور قومی سلامتی کے خلاف ایک گھناؤنی سازش ہے، جو بلوچوں کو ماورائے عدالت قتل کرنے، ان کے ساتھ سیاسی اور نسلی امتیاز برتنے جیسے زہر آلود

الفاظ کی پر زور مذمت کرتی ہے۔ قرارداد سے پاکستان کے عوام میں شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ یہ قرارداد نہ صرف اقوام متحدہ کے منشور، عالمی قوانین اور مسلمہ روایات کی خلاف ورزی ہے بلکہ اس قرارداد کو پاکستان کی سالمیت اور خود مختاری میں امریکہ کی کھلم کھلا مداخلت سمجھتے ہیں۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ کانگریس میں پیش کردہ قرارداد افغانستان میں نیٹو افواج کی سپلائی کی بندش اور شمسی ائیر بیس کے خالی کرانے کا بدلے لینے کیلئے پاکستانی عوام کو ایکدوسرے کے ساتھ لڑانے کی سازش کا حصہ ہے اور پاکستان پر دباؤ بڑھانے کی ایک ناکام کوشش ہے۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ امریکہ آئندہ کیلئے پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت سے باز رہے، نیز حکومت پاکستان امریکی سفیر کو دفتر خارجہ طلب کرکے امریکی حکومت سے شدید الفاظ میں احتجاج کرے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Minister and supported by all the honorable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(تالیاں)

جناب سپیکر: اب میں گورنر صاحب، خیبر پختونخوا کا فرستادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں:

"In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Barrister Syed Masood Kausar, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall, on completion of its business fixed for the day, stand prorogued on Wednesday, the 22nd February, 2012 till such date as may hereafter be fixed".

اس فرمان کی رو سے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔ تھینک یو۔

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)